REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP — 3.

جلد ۲۵ — شمارہ ۱۳

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ — ۲۵ امان ۱۳۵۵ ہش — ۲۵ مارچ ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ امان (مارچ)۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۱ امان کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل گلے میں خراش کی تکلیف رہی"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ٹانگوں کی تکلیف اور دیگر عوارض بدستور ہیں۔ احباب حضرت سیّدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے آمین۔

قادیان ۲۲ مارچ۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ہذا کالم نمبر ۴ نیچے)

"وَسِّعْ مَکَانَکَ" کے خدائی ارشاد کی تعمیل میں

صدر انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کی افتتاحی تقریب

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

ربوہ ۲۴ امان (۲۴ مارچ)۔ آج بعد نمازِ عصر اس نئے گیسٹ ہاؤس کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی جو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیرِ ارشاد "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کے خدائی حکم کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ نے تعمیر کیا ہے۔ اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہِ شفقت شمولیت فرمائی اور نہایت ایمان افروز خطاب سے اپنے خدّام کو نوازا۔

یہ گیسٹ ہاؤس دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے مغربی لان میں تین کنال کے رقبہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ کی زیرِ نگرانی حال ہی میں تعمیر ہوا ہے۔ یہ چار بیڈ روم ڈرائنگ روم اور برآمدہ پر مشتمل ہے۔ اور جدید طرز کی تمام آسائشوں اور فرنیچر سے آراستہ ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر افتتاحی تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ جو کہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے کی۔ تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے مختصر طور پر بتایا کہ اُس زمانہ میں جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

حضورؑ کو یہ الہام ہوا کہ لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ اور پھر ارشاد ہوا کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ یعنی اپنے مکان کو وسیع کر۔ یہ حکمِ خداوندی خواہ عُسر ہو یا یُسر، ہر وقت جماعتِ احمدیہ کے پیشِ نظر رہنا چاہیئے اسی حکم کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے مختلف اداروں کو یہ ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی اپنی بساط کے مطابق باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے گیسٹ ہاؤس تعمیر کریں۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ کو یہ اوسط درجہ کا گیسٹ ہاؤس بنوانے کی خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے۔ آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور دُعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمائیں۔ اس موقع پر آپ نے حضور کی خدمت میں اس گیسٹ ہاؤس کی چابیاں پیش کیں۔

بعد ازاں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختصر طور پر نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ اور پھر اجتماعی دُعا کے ساتھ اس گیسٹ ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے اپنے خطاب میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہر آن بڑھنے والی ایک جماعت کی بشارت دیتے ہوئے یہ حکم دیا تھا کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ یعنی آنے والے مہمانوں کی رہائش کے لئے اپنے مکانات کو وسیع کرتے چلے جاؤ۔ جماعت خدا کے فضل سے اس حکم پر ہمیشہ عمل کرتی رہی ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر سال ہی آنے والے مہمانوں کی کثرت کے مقابل میں مکانات کی کمی کا احساس ہوتا ہے۔ ۱۹۷۴ء میں خدا تعالیٰ نے مجھے بھی الہاماً اس حکم کی طرف متوجہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ گو بظاہر اُس وقت بعض مقامات سے احمدیوں کو اُجاڑا جا رہا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے تسلّی دی کہ ناموافق حالات کے باوجود جماعت کو نئے مکانات بنانے کی توفیق ملتی رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کا حافظ و ناصر رہے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا۔ جب جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بیرونی ممالک کے وفود آنے لگے اور ہر سال سُرعت سے اس میں اضافہ ہونے لگا تو میرے توجہ دلانے پر جماعت کے مختلف اداروں کو نئے گیسٹ ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق ملی چنانچہ اس وقت تک تین گیسٹ ہاؤس خدا کے فضل سے بن چکے ہیں۔ اور ایک انشاء اللہ اسی سال بن جائے گا۔

حضور نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کا وعدہ یہ ہے کہ تم جتنے مکانات بناؤ گے آنے والے مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے وہ ناکافی ثابت ہوں گے۔ چنانچہ ہر سال ہی جلسہ سالانہ پر اس بشارت کے پورا ہونے کا ہم نظارہ دیکھتے ہیں۔ بیرونی ممالک سے آنے والے احمدی وفود میں سُرعت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ جس طرح یہاں آ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں اس کا اندازہ ان کے ان تاثرات سے ہوتا ہے جن کا وہ واپس جا کر اظہار کرتے ہیں۔ ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور اُس کے ساتھ ایسا تعلق قائم کرنا چاہیئے جس کے نتیجہ میں وہ پہلے سے بھی زیادہ اپنے فضل ہم پر نازل کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس مختصر خطاب کے بعد گیسٹ ہاؤس کی چابیاں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظرِ ضیافت کے سپرد فرمائیں اور پھر اجتماعی دُعا کرائی۔ جس کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(الفضل مورخہ ۲۷ مارچ ۷۶ء ص۱)

بقیہ اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال ربوہ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس قادیان تشریف لائیں۔ آمین۔ آپ کی صاحبزادی کے نکاح اور شادی کی تفصیل تاحال موصول نہیں ہوئی۔ جس کی انتظار ہے۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے سچ مند پرنٹنگ پریس نہر و گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ر امان ۱۳۵۵ ہش

صدر کانگرس مسٹر بروا اور عرب ممالک

اخبارات میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق صدر کانگرس مسٹر دیو کانت بروا نے ایک اپیل میں طلباء کو مشورہ دیا ہے کہ عربی اور انگریزی متعدد زبانیں سیکھیں تاکہ باہم تبادلۂ خیال کے سلسلہ میں جو خلاء رہتا ہے اُسے پُر کیا جا سکے۔ آپ کی یہ اپیل افریقی ایشیائی ممالک کے درمیان مضبوط ثقافتی اور دانشورانہ تبادلے کے سلسلہ میں تھی۔ مسٹر بروا نے کہا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اس سلسلہ میں یہ فیصلہ کر کے کہ اپنی کارروائی عربی زبان میں بھی مہیا کرے۔ ایک اہم قدم اُٹھایا ہے۔ آپ نے کہا اگر عوام ایک دوسرے کے قریب آنے کا واقعی ارادہ کریں تو کوئی بھی شے اُن کی سدِّ راہ نہیں ہو سکتی۔

(الجمعیۃ دہلی ۲/۳/۷۶ صـ۱)

صدر کانگریس کی اپیل میں بیان کردہ دونوں ہی باتیں بڑی قابلِ قدر ہیں۔ کسی بھی زبان کے بارہ میں تنگ نظری کے خیال رکھنا موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں میل نہیں کھاتا۔ اس وقت جب کہ دُنیا سمٹ کر ایک شہر اور محلہ کی طرح ہو گئی ہے کوئی قوم اور کوئی ملک بھی نہ تو منفردانہ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی دُوسروں سے مستغنی ہو سکتا ہے۔ جس طرح انسان اپنے جسم کے مختلف اعضاء میں ایک دوسرے کے قریبی تعاون کا محتاج ہے۔ اسی طرح موجودہ دُنیا کے مختلف خطوں اور مُلکوں میں بسنے والے لوگ ہیں۔ ایک چیز اگر ایک ملک پیدا کرتا ہے تو بہت سی دوسری چیزوں کے لئے وہ دوسروں کا محتاج ہے۔ کسی ملک کو بھی اِس طور سے خودکفیل نہیں کہہ سکتے کہ اُسے دُنیا کے کسی دوسرے ملک کی ضرورت ہی نہ ہو۔ بہت ممکن ہے کہ کسی ایک آئیٹم میں آپ بڑا زور لگا کر اپنی ضروریات کے لحاظ سے خودکفیل ہو بھی جائیں تو بھی سینکڑوں قسم کی دوسری ضروریات کے لئے آپ دوسروں کے محتاج ہیں۔ اگر اَور نہیں تو کیا اس بات کی آپ کو اشد ضرورت نہیں کہ اپنے تیار شدہ تجارتی مال کی کھپت کے لئے دوسرے ممالک میں منڈیاں تلاش کریں۔ اگر آپ کا تیار کردہ مال کوئی دوسرا ملک خریدنے والا نہ ملے تو بتائیے آپ کی صنعتی ترقی کا کیا بنے گا؟ یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے مُلکی فوائد کے پیشِ نظر صدرِ کانگرس نے طلباء کو غیر ملکی زبانوں بالخصوص عربی زبان سیکھنے کی اپیل کی ہے۔

صدرِ کانگرس نے بجا طور پر فرمایا کہ بیرونی ممالک میں جانے والوں کو وہاں کے رہنے والوں سے مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیال کرنا ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ پر بسا اوقات ایک آدمی اپنا نقطۂ نظر محض اس وجہ سے دوسرے کو ذہن نشین کرانے سے قاصر رہ جاتا ہے کہ فریقین میں رابطے کی زبان اس کا ساتھ نہیں دیتی۔ حالانکہ بالمشافہ گفتگو کا بڑا فائدہ تو یہی ہے کہ فریقین ایک دُوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھیں اور باہمی تعاون کو بڑھاوا دیں۔

زبان خواہ کوئی بھی ہو انسان کے مافی الضمیر کو ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس بارہ میں کسی طرح کی تنگ نظری یا فرقہ واریت کے جذبات رکھنا ہماری قومی اور ملکی ترقی کے لئے زہرِ قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ اس وقت عرب ممالک جس طور پر ساری دُنیا کی توجہ کا مرکز بن چکے ہیں کیا بلحاظ تیل پیدا کرنے میں صفِ اوّل کے ممالک ہونے کے اور کیا بلحاظ اپنے ملکوں کو جدید ترقیاتی سانچے میں ڈھالنے کے ہمہ جہتی پروگراموں کو روبہ عمل لانے کے۔ خود ہمارے ملک کو بھی ان ممالک میں بڑی دلچسپی کے سامان ہیں۔ سیاسی تعلقات کے لحاظ سے ہمارا ملک شروع ہی سے عرب ممالک سے اپنے تعلقات رکھتا ہے۔ اس وجہ سے بھی کہ ہمارے ملک نے صنعت و حرفت اور زراعت وغیرہ متعدد میدانوں میں قابلِ قدر ترقی کی ہے اور اب اس پوزیشن میں ہے کہ ملکی ماہرین کے ذریعہ بیرونی ممالک کی بھی مدد کرے چنانچہ ایسے عرب ممالک نے جب بھی ہمارے ملک سے ایسی مدد کی درخواست کی ہے تو وسیع الفنی کے ساتھ دستِ تعاون بڑھایا گیا ہے۔ چنانچہ چند روز ہی گزرے کہ شام میں ریلویز بچھانے اور سروے وغیرہ کے ابتدائی کاموں کے لئے وہاں کی حکومت کی خواہش پر یہاں کے ریلوے انجینئرز ماہِ اگست ۱۹۷۵ء میں وہاں گئے۔ اور تین ماہ میں حکومتِ شام کی خواہش کے مطابق ابتدائی کام مکمل کر کے ۲۶ر فروری کو لوٹے ہیں۔ (الجمعیۃ دہلی ۲/۳/۷۶ صـ۱) اسی طرح اقوامِ متحدہ کے ترقیاتی پروگراموں کو ماہرین کی برآمدات کی سپلائی کرنے والے ملکوں میں ہندوستان کا نمبر چوتھا بتایا گیا ہے۔ (الجمعیۃ دہلی ۱۴/۳/۷۶ صـ۳)۔ پھر عرب ممالک سے تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں عربی زبان پر عبور حاصل کرنا بڑا ہی فائدہ مند ہے۔ چند سال گزرے، ہمارے چند مقامی غیر مسلم تاجر جو عرب ممالک سے تجارتی تعلقات رکھتے تھے اُنہیں عربی نہ جاننے کے سبب جب مشکل پیش آئی تو وہ ہمارے پاس قادیان آئے۔ اور باہمی خط و کتابت اور حساب فہمی میں قادیان کے عربی دان حضرات سے مدد حاصل کی۔ ہمیں خوشی ہے کہ ایسے موقعہ پر ہم اپنے ان بھائیوں کے کام آ سکے۔

اِس لئے صدرِ کانگرس کی یہ اپیل برمحل اور دانشمندانہ اقدام ہے۔ ملک کی نوجوان نسل کو ہر قسم کی لسانی اور طبقاتی تنگ نظری سے بہت بالا ہو کر ملک کے اور خود اپنے وسیع تر مفاد کی خاطر دُنیا کی سبھی زبانوں کو سیکھنے اور اُن میں دسترس حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خاص طور پر عربی زبان جو دُنیا کے ایک بڑے حصّہ کے ممالک میں بولی جانے والی زندہ زبان ہے۔ اتفاق سے یہ ممالک تیل پیدا کرنے والے ممالک بھی ہیں۔ اور موجودہ وقت میں دُنیا کی اقتصادیات کا محور بنے ہوئے ہیں۔ ان ممالک کے ساتھ رابطہ رکھنے اور اُن سے تجارتی کاروبار کرنے میں عربی زبان پر عبور بہت سے مُلکی فوائد کا باعث بن سکتا ہے۔ جسے مُلک واسیوں کو کسی صورت میں بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔

صدرِ کانگرس کی طرف سے
شام کے صدر حافظ الاسد کو قرآنِ کریم کا تحفہ

صدرِ کانگرس شری بروا کی طرف سے عربی زبان سیکھنے کی اپیل کے تذکرہ کے بعد اُن کے حالیہ ملکِ شام کے دورہ کی بعض خصوصی باتوں کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ موصوف شام کی بعث عرب سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری کی دعوت پر مورخہ ۱۷ر فروری تا ۲۲ر فروری چھ روزہ دَورہ کے لئے مع اپنی بیگم اور دوسرے اراکین، مُلکِ شام تشریف لے گئے۔ موصوف نے وہاں کے بہت سے تاریخی مقامات دیکھے۔ ترقیاتی منصوبوں کا معائنہ کیا۔ عرب اسرائیل جنگ کے نتیجہ میں اسرائیلی بربریت کا ذاتی مشاہدہ کیا۔ ۲۰ر فروری کو مسٹر بروا نے دمشق کی مشہور تاریخی مسجد جامع اُموی کی زیارت کی۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے روضہ پر حاضری دی۔ اور سلطان صلاح الدین ایّوبی کے مزار پر بھی گئے۔ "۲۱ر فروری کی شام کو مسٹر بروا نے دمشق یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور پروفیسروں سے ملاقات کی۔ اُن کے اعزاز میں دیئے گئے ایک استقبالیہ میں مسٹر بروا نے ہند و شام کے تاریخی تعلقات کا نہایت فصیح انداز میں ذکر کیا۔ انہوں نے عربی زبان اور اسلام کے جذبۂ اخوت کی جانیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ دو بڑے سرمائے ہمیں عربوں سے ملے ہیں۔ ان دونوں کا ہندوستانی تہذیب و تمدّن اور معاشرے اور رہن سہن پر بڑا گہرا اثر پڑا ہے۔" (الجمعیۃ دہلی ۸/۳/۷۶ صـ۴)

اخبار الجمعیۃ میں شائع شدہ مسٹر بروا کے دورۂ شام کی رپورٹ میں آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ دمشق یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد الفاضل نے مسٹر بروا کی خدمت میں دمشق یونیورسٹی کے اساتذہ کی لکھی ہوئی عربی کتب کا ایک ضخیم مجموعہ بطور ہدیہ پیش کیا۔

رپورٹ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ شام کے صدر جنرل حافظ الاسد نے ہندوستان اور سیریا کے درمیان بڑھتے تعلقات پر مسرّت کا اظہار کیا۔ اسی موقعہ پر:-

"مسٹر بروا نے حافظ الاسد کو قرآن پاک کا ایک قدیم نسخہ پیش کیا۔ جس کو صدر موصوف نے نہایت خوشی اور احترام سے قبول کیا۔" (الجمعیۃ ایضاً)

ہمیں مسٹر بروا کی زبان سے جہاں عربی زبان اور اسلام کے جذبۂ اخوت کے بارہ میں قابلِ قدر خیالات سُن کر رُوحانی مسرّت حاصل ہوئی ہے وہاں موصوف ہی کی طرف سے مُلکِ شام کے صدر حافظ الاسد کی خدمت میں قرآنِ پاک کا ایک قدیم قلمی نسخہ پیش کرنے پر آپ کی قدر و منزلت ہماری نگاہوں میں بہت ہی بڑھ گئی ہے۔ اس لئے کہ ایسے یادگاری موقعہ پر مسٹر بروا نے جو عظیم تحفہ اپنے میزبان کو دیا، دُنیا میں اس کی نظیر نہیں۔ چونکہ یہ پُرانا قلمی نسخہ ہے اس لئے لازماً اصل عربی متن پر ہی مشتمل ہوگا۔ اور جس قابلِ تعظیم شخصیت کو دیا گیا اُن کی مادری زبان بھی عربی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہُوا کہ مسٹر بروا جب یہ بیش بہا تحفہ پیش کر رہے تھے تو زبانِ حال سے کہہ رہے تھے کہ لیجئے ہر زمانہ کی ایسی بہترین چیز جو نہ تو مرورِ زمانہ کے سبب خراب ہو سکتی ہے اور نہ ہی نوعِ انسان کسی وقت بھی اس کی ضرورت و افادیت سے مستغنی ہو سکتی ہے، پڑھئے اور اپنے اور ساری دُنیا کے پیچیدہ مسائل کا حل اس مبارک کتاب سے تلاش کیجئے۔!!

اس موقعہ پر حسرت کے ساتھ کہنے دیجئے کہ کاش! جب دمشق یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب اپنی یونیورسٹی کے اساتذہ کی لکھی کتب کا ضخیم مجموعہ مسٹر بروا کو ھدیۃً دے رہے تھے تو کیا اچھا ہوتا کہ وہ خود یا حافظ الاسد ہی مسٹر بروا کو کلامِ پاک کا کوئی ایسا مترجم نسخہ بھی پیش کرتے جسے مسٹر بروا مطالعہ کر کے مستفید ہوتے۔ یہ گویا عملاً جواب ہوتا اُس قابلِ قدر تحفہ کا جو خود اُن کی طرف سے مُلکِ شام کے سربراہ کو دیا گیا۔ اور زبانِ حال سے اس امر کی ترجمانی کر رہا ہوتا کہ جو تحفہ آپ نے ہمیں دیا ہے، یہ تحفہ جیسا ہمارے لئے صد مبارک ہے (آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

خدا نے کہا ہے کہ میں اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ انسان کی حیات طیبہ کے سامان کروں گا

دنیا اس کے ذریعہ اسلامی تعلیم کو اپنائے گی اور اخلاقی اور روحانی بیماریوں سے شفا پائے گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدی خواتین سے بصیرت افروز خطاب

برموقع جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ (خواتین) کے دوسرے روز مورخہ ۲۷ فتح ۱۳۵۴ ہش دسمبر ۱۹۷۵ء کو قبل دوپہر احمدی مستورات سے جو خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوٓا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

(۱۶ : ۹۷، ۹۸)

اور پھر فرمایا:-

میرا گلا تو کل سے بیٹھا ہوا ہے۔ مگر اس شور کی وجہ سے لگتا ہے آپ کے گلے ضرورت سے زیادہ کھلے ہوئے ہیں۔ دوسری عورتوں کو چپ کرانے والی بہنیں۔ جنہوں نے بولنا ہے ان کو بولنے دیں کسی کو چپ نہ کرائیں۔ انشاء اللہ خود ہی خاموش ہو جائیں گی۔ کچھ جگہ بھی تنگ ہے مجھے خیال نہیں تھا کہ اگر میں ایک سال بھی جلسہ مستورات میں آپ سے خطاب نہ کروں تو آپ کو بولنے کی عادت پڑ جائے گی ۱۹۷۳ء کے جلسہ میں تو یہاں اتنی خاموشی تھی کہ مجھے حیرت ہوتی تھی کہ

ہماری احمدی مستورات

مردوں سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن میرا یہ خیال غلط تھا۔ ہماری بہنیں آگے نکلنے کی کوشش نہیں کر رہی ہیں، بلکہ ہمیں ان کو آگے بڑھانے کی کوشش کرنی پڑے گی۔

اس وقت میں نے جو دو آیات پڑھی ہیں ان میں سے ایک میں یہ مضمون بیان ہوا ہے

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ

یعنی تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ تمہارے پاس نہیں رہتا لیکن اللہ تعالیٰ جو خالق اور مالک ہے اس کے ہاتھ سے تو کوئی چیز نہیں نکلتی۔ ہم نے اس دنیا میں امیروں کو غریب ہوتے دیکھا اور غریبوں کو امیر ہوتے پایا۔ اور دوسری دنیا میں تو یہ مال ساتھ نہیں جائیں گے ہر انسان جب یہ دنیا چھوڑتا ہے تو دنیا کی ساری دولتیں بھی اور دنیا کے سارے رشتے بھی اور دنیا کے سارے تعلقات بھی یہیں چھوڑ کر اس دنیا سے خالی ہاتھ کوچ کر جاتا ہے اگر اس کا پیار کرنے والا رب اسے کچھ نہ دے تو اس کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پہلی آیت میں فرمایا ہے۔ بعض دفعہ قربانیاں لی جاتی ہیں۔ مال کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ اور جان کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے اور جذبات کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے۔ اور

تعلقات اور رشتوں کی قربانیاں

بھی دینی پڑتی ہیں اور خدا کے لئے دنیوی رشتوں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرے بندوں پر اس قسم کے ابتلاء آتے ہیں تو وہ صبر سے کام لیتے ہیں۔ فرماتا ہے میں ان کے سب سے اچھے اعمال کے مطابق ان کے سارے اعمال کی جزاء دوں گا۔ کیونکہ میں مالک ہوں اور یہی نہیں کہ اس نے کسی یونیورسٹی کے ممتحن کی طرح یہ دیکھنا ہے کہ اگر نصف سوال درست کیا ہے تو نصف نمبر ہی دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کسی آدمی نے اس امتحان میں جو میں لیتا ہوں سارے نمبر لینے والا کوئی ایک سوال حل کیا ہے تو میں اس کے پرچے کے سارے نمبر دے دوں گا گویا اس آیت میں صبر کرنے والوں کے لئے اجر کا اعلان کیا گیا۔ صبر کرنے والوں میں مرد بھی ہیں عورتیں بھی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد امت محمدیہ میں چودہ سو سال تک خدا تعالیٰ کے ایسے نیک بندے پیدا ہوتے رہے اور نیک بندیاں پیدا ہوتی رہیں جو خدا کے لئے اپنی زندگیوں کو گزارنے والی تھیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کی طرف سے امتحان آتے تو وہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے صبر سے کام لینے والے اور لینے والیاں تھیں اور صبر و دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو جذب کرنے والے اور کرنے والیاں تھیں۔

اب بھی بعض ایسے مہذب ممالک دنیا میں پائے جاتے ہیں جہاں مرد اور عورت میں فرق کیا جاتا ہے۔ ان کا اپنا ماحول ہے۔ لیکن میں اس وقت اس ماحول کی بات کر رہا ہوں جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ اسلام کا اپنا

ایک روحانی ماحول

ہے۔ جس کے حق میں خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ لیکن اسلام نے جب دنیا کے سامنے یہ عظیم اعلان کیا تھا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً۔

یعنی مرد ہو یا عورت جو بھی خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اعمال صالحہ بجا لائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حیات طیبہ یعنی پاکیزہ زندگی عطا کی جائے گی۔ تو اس عظیم اعلان کو دنیا کے کان نے پہلی دفعہ سنا۔ اسلام سے پہلے کسی مذہب نے یہ اعلان نہیں کیا تھا۔ یہ درحقیقت انسانیت کے ایک نصف حصہ کے اندر جو نیم مردہ حالت میں پڑا ہوا تھا۔ زندگی کی روح ڈالنے والا تھا۔ حیات طیبہ دونوں زندگیوں کے متعلق بولا گیا ہے۔ اس دنیا کی زندگی کے متعلق بھی اور جو بعد میں آنے والی زندگی ہے اس کے متعلق بھی۔ اس دنیا میں خدا تعالیٰ کی اس مخلوق میں صرف وہی لوگ امن اور تسکین

ہنسی اور خوشحالی کی زندگی حاصل کرتے ہیں جن کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور

خدا تعالیٰ کے پیار کی آواز

بالواسطہ اور بلاواسطہ ان کے کانوں میں پڑتی رہتی ہے۔ جب ایک شخص کی خوشیاں اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے مل رہی ہوں تو دنیا کی طاقتیں اس ماحول میں افسردگیاں نہیں پھیلا سکتیں جیسا کہ دنیا کے اس خطہ میں جس میں ہم بستے ہیں دنیا نے ہم ۱۹۷۴ء میں یہ نظارہ دیکھا کہ احمدیوں کو ہر قسم کا دکھ دیا گیا۔ بعض احمدیوں کو قتل کیا گیا۔ انکی جائیدادیں تباہ کر دی گئیں۔ مکانوں کو نذر آتش کیا گیا۔ دکانیں لوٹی اور جلائی گئیں۔ غرضیکہ کونسا دکھ تھا جو احمدیوں کو نہیں دیا گیا۔ زبان سے بھی ایذاء دیا گیا اور ہاتھ سے بھی لیکن اس وقت دنیا کی نگاہ میں جو حیران کر دینے والی بات تھی وہ یہ نہیں تھی کہ احمدیوں کو دکھ دیا جا رہا ہے۔ بلکہ یہ تھی کہ ان تمام حالات کے باوجود ان کی مسکراہٹوں کو کوئی نہیں چھین سکا۔ اور میں ان دنوں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو بڑی وضاحت سے یہ کہا کرتا تھا کہ اگر تمہاری مسکراہٹیں کسی دنیوی منبع سے حاصل کردہ ہوتیں۔ اور وہ منبع خشک ہو جاتا تو تمہاری مسکراہٹیں چھینی جا سکتی تھیں۔ لیکن تمہاری خوشیاں اور تمہاری مسکراہٹیں تو تمہارے رب کریم اور تمہارے پیدا کرنے والے خدا نے تمہیں دی ہیں اور جو مسکراہٹیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوئی ہوں ان کا چشمہ تو خشک نہیں ہوا کرتا جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہیں ان کو تو دنیا نہیں چھین سکتی۔

پس بڑا عظیم تھا یہ واقعہ جو انسانوں کی اس دنیا میں ۱۹۷۴ء میں رونما ہوا۔ لوگوں نے کہا ہم نے احمدیوں کو مارا پیٹا۔ ہم نے ان کے مکانوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ ہم نے ان کے مکانوں کو لوٹا مگر یہ کس قسم کی قوم ہے کہ یہ سب کچھ ہو جانے کے باوجود ہم ان کے سکون کو اور ان کی راحت کو، ان کی بشاشت کو اور ان کے چہروں کی مسکراہٹ کو نہیں چھین سکے۔

غرض دنیا نے یہ جو عظیم نظارہ دیکھا اور احمدیوں کو بحیثیت مجموعی جس بلند مقام پر پایا وہ یہ نہیں تھا کہ ان کے مکان جل گئے اور ان کی دکانیں لٹ گئیں بلکہ وہ یہ تھا کہ ان کی مسکراہٹیں نہیں چھینی جا سکیں۔ پس

حیاتِ طیّبہ کا وارث

صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جسے خدا حیاتِ طیّبہ کا وارث بنائے۔ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر اور ساری دنیا کی دولتیں جمع ہو کر کسی ایک شخص کو بھی حیاتِ طیّبہ نہیں دے سکتیں۔ ہم نے بڑے بڑے امیروں کو دیکھا خدا تعالیٰ نے ان کو دولت دے دی مگر ان کا نظامِ ہضم خراب ہو گیا۔ اب وہ کھاتے کچھ نہیں۔ پرہیزی غذا لے نمک اور بے مرچ۔ یہ چیز نہیں کھانی وہ چیز نہیں کھانی۔ ایسے شخص نے دولت کو لے کر کیا پایا۔ اسی طرح ہم نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا کہ وہ دنیا کے سب سے مہنگے کپڑے پہن سکتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کی شان ان کے جسم ایسی بیماری میں مبتلا ہو گئے کہ گویا ان کے جسموں سے آگ نکل رہی ہے۔ ان کو مجبوراً بالکل نرم اور سادہ قسم کے کپڑے پہننے پڑے۔ غرض حیاتِ طیّبہ صرف اسلام دیتا ہے۔ محض دنیا کی دولتیں کسی کو حیاتِ طیّبہ عطا نہیں کرتیں۔ نہ امریکہ حیاتِ طیّبہ دے سکتا ہے اور نہ انگلستان دے سکتا ہے، نہ یورپ دے سکتا ہے اور نہ روس دے سکتا ہے، نہ چین دے سکتا ہے اور نہ کوئی اور طاقت دے سکتی ہے یہ صرف خدا تعالیٰ ہی ہے جو انسان کو حیاتِ طیّبہ عطا کر سکتا ہے اور عطا کرتا ہے چنانچہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے یہ چاہا کہ جماعتِ احمدیہ کو حیاتِ طیّبہ ملے۔ مگر یہ زندگی اس کے ان افراد کو مل سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اعمالِ صالحہ بجا لائیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ امتحان لے تو وہ

صبر کا ایک اعلیٰ نمونہ

دکھائیں۔ دنیا کی ساری طاقتیں مل کر خدا تعالیٰ کے دامن سے ان کو کھینچ کر پرے پھینکنا چاہیں تب بھی وہ اللہ تعالیٰ کے دامن کو اس مضبوطی سے پکڑے رہیں کہ کوئی طاقت ان کو اللہ تعالیٰ سے جدا نہ کر سکے۔

یہ ایک حقیقت ہے اور سب کو نظر آ رہی ہے کہ اس وقت ساری دنیا کی حرکت ہلاکت اور تباہی کی طرف ہے۔ اور نوعِ انسانی کو بچانے کی توفیق صرف جماعتِ احمدیہ کو ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے جماعتِ احمدیہ کو منتخب فرمایا ہے اور اب ہم جماعتِ احمدیہ کی زندگی میں ایک ایسے نازک دور میں داخل ہو چکے ہیں کہ جس کی عظیم ذمہ داریوں کے پیشِ نظر ہمیں تو یہ بھی پتہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم کیا کھا رہے ہیں اور کیا پہن رہے ہیں۔ سوچو! اتنی بڑی ذمہ داری ہے۔ اور تم شخصی طور پر اور جماعت پاس، نہ دنیا کی کوئی طاقت ہے۔ نہ تمہیں دنیا کے اقتدار سے کوئی دلچسپی ہے۔ نہ تمہارے پاس دنیا کے اموال ہیں نہ تمہارے دلوں میں دنیا کے اموال کی کوئی حرص ہے۔ ہر شخص جس کو یہ احساس ہو کہ اسے کوئی سیاسی اقتدار حاصل ہے تو وہ اپنے اقتدار کو ظاہر کرنے کے لئے احمدیوں کو ستانے لگ جاتا ہے۔ کبھی وہ زبان سے ایذاء دیتا ہے اور کبھی ہاتھ سے۔ اور میں پاکستان کی بات نہیں کر رہا بلکہ ساری دنیا کا یہی حال ہے۔ پس یہ جماعت جو دنیا کی نگاہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔ اس جماعت کو

خدا نے کہا

کہ تمہارے ذریعہ سے میں دنیا کو ہلاکت اور تباہی سے بچاؤں گا آج دنیا نہ تو اس حقیقت کو پہچانتی ہے اور نہ تمہاری شکر گزار بن سکتی ہے لیکن وہ ہستی جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی اور ہمارا وہ پیارا خدا جس نے یہ کہا ہے کہ میں تمہارے ذریعہ سے "احمدی کے ذریعہ سے انسان کی حیاتِ طیّبہ کا سامان اس دنیا میں پیدا کروں گا اسلامی تعلیم کو دنیا ... اپنی تمام اقتصادی، معاشرتی اور انسانی زندگی کے سارے دوسرے شعبوں میں بھی اپنائے گی اور اخلاقی اور روحانی بیماریوں سے شفا پائے گی یہ وہ عظیم کام ہے جو جماعتِ احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے گویا دنیا کی حیاتِ طیّبہ کا سامان پیدا کرنے کے لئے جماعت کو قائم کیا گیا ہے اس کے باوجود ہم میں سے پھر وہ پیدا ہو جاتے ہیں یا ہو جاتی ہیں جو دوسروں کی نقلیں کرنے لگ جاتی ہیں۔ کوئی کہتی ہے ہم نے پردہ نہیں کرنا۔ اگر تم نے پردہ نہیں کرنا تو پھر کیوں تم ہمارے اندر رہ کر جماعت کو بدنام کر رہی ہو اگر تم نے اسلامی احکام پر عمل نہیں کرنا تو جاؤ اپنے گھروں میں بیٹھو اور جس ہلاکت کی طرف دنیا جا رہی ہے اس کی طرف تم بھی اپنے بچوں کو لے کر روانہ ہو جاؤ یاد رکھو! خدا کو تمہاری ضرورت نہیں ہے تمہیں خدا کی ضرورت ہے ناشکری کی یہ انتہا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں کہتا ہے۔ میری طرف آؤ۔ میں نہ صرف تمہارے لئے حیاتِ طیّبہ کے سامان کروں گا۔ لیکن تم اپنے رب کی طرف سے پیٹھ پھیر لینے کی جرأت کرتی ہو۔ پھر وہ تم کو پکڑتا ہے اور تم کو سزائیں دیتا ہے۔ اور جو اُخروی سزا ہے یعنی

خدا کے غضب اور قہر کی سزا

ہے۔ اگر تم میں سے کسی کے بھیجے میں عقل ہے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گی۔ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کو برداشت کرنا آسان نہیں ہے۔ لیکن وہ زمانہ جس کے متعلق خَالِدِيْنَ فِيْهَا کہا گیا ہے اور جو بڑا لمبا زمانہ ہے اور جسے اس Duration (ڈیوریشن) یعنی امتداد کے لحاظ سے ایک نہ ختم ہونے والا زمانہ کہہ سکتے ہیں اس میں خدا تعالیٰ کے غضب و قہر کا مورد بننے کے لئے تم تیار ہو جاتی ہو تمہیں عقل سے کام لینا چاہیئے اس لئے بھی کہ تمہیں خدا کے مسیح نے پکارا اور مہدی کی زبان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز تھی اور وہ مضمون جو

خالص اسلامی احکام

پر مشتمل تھے وہ تمہارے سامنے رکھے گئے جن سے بدعات اور لغو چیزیں نکال کر باہر پھینک دی گئی تھیں گویا اسلام کی ایک نہایت ہی حسین تعلیم تمہارے سامنے رکھی گئی ہے اور تم اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ میں ساری مستورات کو نہیں کہہ رہا۔ لیکن اگر ایک احمدی عورت بھی ایسی ہے

یا اگر ایک بھی احمدی مرد ایسا ہے تو جماعت کو اسے برداشت نہیں کرنا چاہیئے بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ ہم اپنے روحانی مجاہدہ کے آخری دور میں داخل ہو چکے ہیں جب ہمیں نظر آرہا ہے کہ یا تو دنیا۔ دنیا سے محبت کرنے والی دنیا۔ دنیا کے لئے زندہ رہنے والی دنیا، اپنے خدا کو بھول جانے والی دنیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش نہ کرنے والی دنیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اہمیت نہ دینے والی دنیا ہلاک ہو جائے گی یا وہ اس تعلیم کو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو قبول کرے گی اس دور میں یہ سستیاں اور یہ غفلتیں اور یہ لاپرواہیاں اور اللہ تعالیٰ سے دوری اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو ٹھکرانا۔ یہ تو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

پس آج میں باوجود بیماری کے یہاں آیا ہوں۔ میرے گلے میں بھی تکلیف ہے ویسے بھی مجھے ضعف کی شکایت ہے۔ لیکن میں یہاں آیا ہوں تمہیں انتباہ کرنے کے لئے کہ اپنے آپ کو درست کرو اگر خدا تمہارے ساتھ (تمہارا انقطاع الی اللہ دیکھ کر) اس طرح سلوک کر سکتا ہے جس طرح وہ اپنے پیاروں کے ساتھ کرتا ہے تو وہ (انتہائی ضلالت کیوجہ سے) غضب اور قہر بھی نازل کر سکتا ہے (معاذ اللہ) کیونکہ تمہاری اس سے کوئی رشتہ داری تو نہیں تم نے اس سے کوئی ٹھیکہ تو نہیں کیا ہوا کہ تم جو مرضی کرتی رہو یا کرتے رہو (مرد بھی میرے مخاطب ہیں) اور وہ پھر بھی تم سے پیار کرتا رہے گا جب تک احمدی مرد اور احمدی مستورات خدا کے ہو کر خدا میں زندگی گزارنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس وقت تک وہ خدا کے پیار کو حاصل نہیں کر سکتے۔

پس تم

خدا کا پیار حاصل کرو

تاکہ تمہیں اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی حیاتِ طیبہ ملے اور تمہاری آئندہ نسلیں تم پر لعنت بھیجنے والی نہ ہوں کہ کیوں تم نے ان کے لئے خوشحالی اور بھلائی کے سامان پیدا نہیں کئے۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ واری ہے جو تم پر ڈالی گئی ہے۔ لیکن اس ذمہ داری کے مقابلہ میں ایک بہت بڑا انعام ہے جس کی تمہیں بشارت دی گئی ہے اور جس کا علم حاصل کر کے انسان کا سر خدا تعالیٰ کے شکر میں اس کے آستانے پر انتہائی طور پر جھک جاتا ہے کہ اس سے زیادہ جھکنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہوتا جیسے انسان سجدہ کرتے ہوئے اپنا ماتھا زمین پر ٹکا دیتا ہے جس سے نیچے تو وہ جا نہیں سکتا جیسا کہ میں نے کل کی اپنی افتتاحی تقریر میں بتایا تھا۔ جس کا کچھ حصہ آپ نے سنا اور کچھ نہیں سنا (بوجہ لاؤڈ اسپیکر کی خرابی کے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی ہو جو خدا کے بے حد محبوب اور پیاری ہستی تھی آپ انسانیت کی طرف ایک

ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت

لے کر آئے تھے ایسی شریعت جو نوع انسان کی ہر زمانہ میں حتّٰی کہ قیامت تک کے مسئلوں کو سلجھانے والی تھی آپ کی یہ حالت تھی کہ ایک دفعہ آپ سواری پر کہیں جا رہے تھے تو دیکھنے والوں نے یہ نظارہ دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کر کے آپ کی جبیں عاجزانہ طور پر جھکنی شروع ہوئی اور جھکتی چلی گئی۔ یہاں تک وہ زین (کاٹھی) کے ساتھ لگ گئی۔ میں نے کہا تھا کہ اس انتہائی عاجزی کے بعد کوئی اور چیز نہیں ہے ورنہ میں تمہیں یہ کہتا کہ جتنی عاجزی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی اس سے زیادہ تم دکھاؤ۔ پس اگرچہ تم اپنے ماتھے کو جھکانے میں زمین سے نیچے نہیں جا سکتے اور نہ جا سکتی ہو لیکن تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں اس عاجزی کا اظہار کر سکتی ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی اسے

خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے

اور اس کی حمد کرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر عاجزانہ راہوں کو اختیار کیا اور خدا تعالیٰ کی دوری کو ایک لحظہ کے لئے برداشت نہیں کیا اسی قدر تمہیں چاہیئے کہ اگر تم نے حیاتِ طیبہ کا وارث بننا ہے تو اس نقشِ قدم پر چلو جس کا حسین نمونہ تمہارے سامنے رکھا گیا ہے اور ایک حسین تعلیم تمہیں دی گئی ہے اس تعلیم کے حسن کو از سرِ نو ظاہر کرنے کے لئے مہدی تمہارے اندر آگیا اور اس نے تمہیں آواز دی اور تم کہتی ہو کہ ہم نے مہدی کی آواز پر لبیک کہا اور اس کو پہچانا اور جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام بھیجا تھا تم کہتی ہو کہ ہم بھی اس کو سلام بھیجتی ہیں۔ لیکن وہ سلام جو تمہاری زبانوں سے نیچے نہیں اترتا اور تمہاری روح کو گرماتا نہیں اس سلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند مہدی نے لے کر کیا کرنا ہے۔ اور اس سلام کے نتیجہ میں تمہیں حیاتِ طیبہ کیسے مل جائے گی

پس میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنی اصلاح کی کوشش کرو۔ اور دعائیں کرو۔ تمہارے اوپر دعائیں کرنے کی بڑی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ تم دنیا میں دعا کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتیں

ساری دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری

احمدی مردوں اور عورتوں پر ہے۔ پس تم خدا کے حضور یہ دعائیں کرو کہ اے خدا! جتنی طاقت تو نے ہمیں دی ہے وہ ہم تیرے حضور پیش کرتے ہیں۔ لیکن جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ہماری طاقت سے بالا ہے۔ وہ ہماری استعداد سے زیادہ ہے اسے خدا! جیسا کہ تیرا وعدہ ہے اور تیری بشارتیں ہیں تو خود اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے یہ کام کروا دے اور اس کا ثواب ہمیں عطا فرما۔ میں تو ہر وقت دعا کرتا ہوں اور اب بھی دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی جو بڑی عمر والے ہیں ان کو بھی، اور جو جوانی کی عمر میں ہیں ان کو بھی اور جو بچیاں ہیں انہیں بھی اور جو بعد میں آنے والی نسلیں ہیں انہیں بھی اس مقام پر کھڑا کرے جس مقام پر کھڑے ہونا مہدی کے لئے خوشی کا باعث ہے۔ اور یہی وہ گروہ ہے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی اُمت میں دیکھنا

انتہائی خوشی کا باعث

ہے۔ اور اسی گروہ کے لئے بشارتیں دی گئی ہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بشارتیں دی ہیں اور بتایا ہے کہ اس آخری زمانہ میں اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا مگر یہ کام کون کرے گا کیا آسمان سے فرشتے آکر کریں گے؟ ظاہر ہے کہ ایک پاک جماعت نے آکر کرنا ہے جس کیلئے بشارت دی گئی تھی اور جو مہدی کو ملنی تھی اور یہی وہ جماعت ہے جس نے دنیا میں روحانی انقلاب بپا کرنا تھا، جس نے دنیا کی دولتوں میں کوئی دلچسپی نہیں لینی تھی۔ جس نے سیاسی اقتدار میں کوئی دلچسپی نہیں لینی تھی اور نہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا انحصار اپنے جتھے یا اپنی عزتوں پر کرنا تھا بلکہ محض خدا کا ہو کر اور خدا میں زندہ رہ کر خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کر کے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اس مقصد کو حاصل کرنا تھا۔ یہی وہ طریق ہے جس کو اختیار کرنے سے ساری دنیا ہلاکت سے بچ سکتی ہے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے آپ کو دعا کرنے کی توفیق ملے اور خدا کرے میری اور آپ کی دعائیں قبول ہوں اور وہ نتیجہ نکلے جس کی ہم آرزو رکھتے ہیں اور جس کی ہم تمنا رکھتے ہیں۔ آؤ دعا کر لیں۔"

اس کے بعد حضور نے سب حاضرات سمیت ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی۔

(الفضل ۵ مارچ ۱۹۷۶ء)

درخواستِ دعا

خاکسار کے بھائی مکرم محمد سلیم صاحب یادگیری کو پیٹ کی تکلیف رہتی ہے۔ عنقریب آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: عبد القدوس متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کا پونچھ کا تاریخی سفر

اور تاریخ پونچھ میں اس کا ذکر

مرتبہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل مبلغ پونچھ

گذشتہ دنوں بعض پروفیسر صاحبان اور وکلاء نے خاکسار سے پونچھ میں تبادلۂ خیالات کے دوران سوال کیا کہ جماعتِ احمدیہ جو کہہ رہی ہے کہ اتنے غیر مسلموں کو ہمارے مبلغین نے مسلمان بنا دیا ہے ان پر ہمیں کیسے یقین ہو اس بارے میں کیا ثبوت ہے۔ خاکسار نے اس سوال کے کئی جوابات دیئے جن میں سے ایک جواب تاریخ اقوامِ پونچھ اس حوالہ پر مشتمل تھا جس میں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کے سفرِ پونچھ کا ذکر ہے اور وہاں کے ایک معزز غیر مسلم کے لڑکے کا آپ کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کا ذکر ہے۔ یہ تفصیل جناب محمد دین صاحب فوق نے اپنی تصنیف تاریخ اقوامِ پونچھ میں درج کیا ہے موصوف جماعت احمدیہ میں شامل نہیں تھے ان کی علمیت اس امر سے ظاہر ہے کہ موصوف نے ۶۵ تاریخی کتب تصنیف کی ہیں اس واقعہ کو ذیل میں من وعن ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے جسکو پیش کر کے خاکسار نے ان معززین کے اس سوال کا جواب دیا اور ثابت کیا کہ پونچھ کا علاقہ بھی جماعتِ احمدیہ کے احسانات کا مرہونِ منت ہے جیسا کہ اس تاریخی واقعہ میں مرحوم ٹھاکر داس ابن محترم سردار گورمکھ سنگھ صاحب ابن محترم مستہ رام صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام کی قبولیت کا شرف حاصل کرنا بھی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

مؤلف موصوف لکھتے ہیں:۔

"حکیم مولوی نورالدین جو مہاراجہ رنبیر سنگھ کے شاہی طبیب تھے ٹکہ بلدیو سنگھ کے علاج کے لئے جموں سے پونچھ بلوائے گئے وہ ہفتہ میں ایک دو مرتبہ اس مکتب (پونچھ میں ایک اسکول جو مہاراجہ نے بنوایا تھا ناقل شمس) میں بھی آتے اور لڑکوں سے ان کے سبق سنا کرتے اور ان سے علمی سوالات کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ مولوی نورالدین صاحب نے پوچھا بتاؤ انسان اور حیوان میں کیا فرق ہے لڑکوں نے جواب دیا انسان بول سکتا ہے لیکن حیوان بول نہیں سکتا۔ فرمایا طوطا بھی بولتا ہے کیا وہ بھی انسان ہے شیخ محمد عبداللہ نے جو اس زمانہ میں ٹھاکر داس تھے کہا انسان دوسرے انسانوں کو پڑھا سکتا ہے فرمایا یہ کچھ پتہ کی بات ہے جو تم نے کہی ہے واقعی انسان اور حیوان میں یہ فرق ضرور ہے کہ انسان جو باتیں خود سیکھتا ہے وہ دوسروں کو بھی سکھا سکتا ہے۔ لیکن حیوان اگر کچھ سیکھ سکتا ہے تو دوسرے حیوانوں کو سکھا نہیں سکتا۔ چنانچہ طوطا جو باتیں خود سیکھ سکتا ہے کسی دوسرے طوطے کو نہیں سکھا سکتا فرمایا لیکن اس کے سوا کچھ اور بات بھی انسان اور حیوان کے فرق کی ہو تو بتاؤ لڑکوں کی خاموشی کے بعد مولوی نورالدین مرحوم نے خود ہی فرمایا کہ انسان اور حیوان میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ انسان اپنی حالت بدل سکتا ہے لیکن حیوان نہیں بدل سکتا۔ ایک آدمی کا باپ اگر جاہل ہے تو بیٹا عالم ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک بیل کا بچہ بیل ہی رہے گا۔ ایک بکرا جیسے آج سے سو سال قبل تھا آج اس کی اولاد بھی اسی کی طرح ایک بکرا ہے۔

چند دنوں کے بعد حکیم مولوی نورالدین صاحب کی تحریک سے آپ (ٹھاکر داس) نے طب پڑھنے کا شوق ظاہر کیا۔ اور حکیم صاحب نے میاں نظام الدین وزیرِ اعظم سے ذکر کیا میاں نظام الدین جب شام کو مکتب میں آئے تو انہوں نے آپ (ٹھاکر داس) سے مخاطب ہو کر کہا سنا ہے تم طب پڑھنا چاہتے ہو پونچھ میں کوئی طبیب نہیں ہے اگر کوئی لڑکا یہ علم پڑھ سکے تو اس کے لئے بہت اچھا ہو گا ان الفاظ سے آپ کو حصول طب کا اور زیادہ شوق ہو گیا آپ نے ابتدائی ایک دو کتابیں پونچھ ہی میں حکیم صاحب سے پڑھیں چونکہ وہ عارضی طور پر ٹکہ بلدیو سنگھ کے علاج کے لئے آئے تھے اس لئے حکیم صاحب نے فرمایا کہ اگر تم ہمارے ساتھ جموں چل سکو تو ہم طب کی تمام کتابیں تم کو پڑھا دیں گے۔ آپ کے والدین آپ کو روانگی کی اجازت نہ دیتے تھے لیکن اس خیال سے کہ میاں نظام الدین وزیرِ اعظم پونچھ میں ایک ماہر طبیب کی ضرورت ظاہر کرتے ہیں۔ اور وہ ضرور قدر دانی فرمائیں گے انہوں نے آپ کو حکیم صاحب کے ہمراہ جموں جانے کی اجازت دے دی۔

جموں جاتے ہی آپ تیسری جماعت میں داخل ہو گئے۔ ان ایام میں مولوی عبدالکریم کاشمیری سیالکوٹی (صحابی حضرت مسیح موعودؑ ناقل) مرحوم حکیم نورالدین کے پاس جموں میں مقیم تھے۔ انہوں نے دو ہی ماہ کے اندر آپ کو اتنی انگریزی پڑھا دی کہ آپ پانچویں جماعت میں داخل ہو گئے۔ اردو فارسی میں آپ کو اچھا ملکہ تھا آپ کو ذہین و ذکی دیکھ کر ماسٹر اندر نارائن اور ماسٹر مقند لال نے سکول ٹائم کے علاوہ انگریزی پڑھانا شروع کر دی اور سالانہ امتحان آپ نے اس کامیابی سے دیا کہ چھٹی جماعت کی بجائے آپ کو ساتویں جماعت میں داخل کر لیا گیا لیکن ساتھ ہی ماسٹر مکند لال نے حکیم مولوی نورالدین کے ہاں آنے جانے اور وہاں کے قیام سے منع کر دیا۔ آپ نے کہا کہ میں وہاں طب پڑھنے کے لئے ٹھہرا ہوا ہوں اور اسی غرض سے گھر سے نکلا ہوں۔ ان دنوں دیوان امرناتھ گورنر جموں تھے اور راجہ امر سنگھ کا جو مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ کے چھوٹے بھائی تھے بڑا زور تھا۔ اور مولوی نورالدین راجہ امر سنگھ کے نہایت معتمد مشیر تھے اس لئے ان پر یکایک حملہ کرنا بہت دشوار تھا تاہم لوگوں میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں کہ یہ لڑکا مولوی نورالدین کے اثر سے ضرور مسلمان ہو جائے گا۔ مہاراجہ پرتاپ سنگھ تک آخر یہ بات پہنچائی گئی کہ مولوی نورالدین ایک ہندو لڑکے کو مسلمان کرنے کی فکر میں ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب کے حکم سے دیوان امرناتھ نے آپ کو بلا کر کہا کہ مہاراجہ صاحب کا حکم ہے کہ حکیم صاحب کے مکان پر نہ جایا کرو ......

مولوی حکیم نورالدین ان کے مربی اور محسن تھے آپ کی جدائی ان کو بڑی شاق گذری ایک دو مرتبہ اس واقعہ کے بعد ان سے چوری چھپے ملاقات بھی ہوئی (مصنّف خود لکھتا ہے کہ ان ملاقاتوں کے حالات بھی بڑے دلچسپ ہیں۔ لیکن عدم گنجائش ان کے اندراج کا شرف حاصل کرنے سے مجبور ہیں) لیکن ان دشواریوں اور مجبوریوں کی وجہ سے آپ نے جموں ہی کی رہائش کو ترک کر دینا مناسب سمجھا...۔ آپ جموں سے پہلے پونچھ اپنے گھر چلے گئے وہاں ایک ماہ تک قیام کیا پھر بدلی جانے کی بجائے سید سے لاہور آ گئے اور گورنمنٹ ہائی اسکول میں داخل ہو گئے اور ایک ہی سال ۱۸۹۱ء میں آپ نے انٹرنس کا امتحان پاس کر لیا مولوی نورالدین نے اپنے چند دوستوں کو ان کی خبر گیری و حفاظت کی اطلاع دے دی تھی۔ اور خود بھی جب کبھی لاہور آتے تو ان سے ملا کرتے چنانچہ ایک دفعہ ان کو قادیان میں بھی لے گئے اور ایک مرتبہ لدھیانہ میں بھی جہاں مرزا غلام احمد (علیہ السلام) قیام پذیر تھے۔

لاہور ہی میں خفیہ طور پر مسلمانوں کے ہاں آپ نے کھانا کھانا شروع کیا اور نمازیں بھی پڑھنی شروع کر دیں۔ گویا آپ عملی طور پر مسلمان ہو چکے تھے .... مولوی نورالدین ... کے مشورہ کے مطابق آپ علی گڑھ چلے گئے مولوی صاحب نے سر سید احمد خاں مرحوم کے نام بھی ایک خط لکھ دیا تھا وہ بڑی شفقت سے پیش آئے علی گڑھ کے اسلامیہ دارالعلوم میں آپ فرسٹ ائیر میں داخل ہو گئے... اور بی اے پاس کرنے کے بعد وکالت کا امتحان ایل ایل بی بھی پاس کر لیا.... اور علی گڑھ کو صرف اپنا گھر ہی نہیں بلکہ اپنا وطن بنا لیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی قوتِ قدسیہ

یہاں یہ بھی مرقوم ہے کہ "مولانا حکیم نورالدین مرحومؓ اور مولوی عبدالکریم سیالکوٹی مرحوم کی بدولت مرزا غلام احمد مرحوم قادیانی (علیہ السلام) سے بیعت بھی کر چکے تھے"۔

اور یہاں یہ بھی ذکر ہے کہ بعض مخالفین احمدیت کے زیرِ اثر رہ کر جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو گئے تھے باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا اُن پر گہرا اثر تھا چنانچہ مصنف موصوف لکھتے ہیں:۔

"لیکن اختلافِ رائے یا اختلافِ عقائد کی وجہ سے آپ مرزا صاحب یا حکیم صاحب کے ذاتی اوصاف کے خلاف نہیں ہیں۔ آپ فرماتے تھے "مذہبی پہلو کو نظر انداز کر کے ان دونوں بزرگوں کے صرف انسانی پہلو کو اپنے سامنے رکھ کر اگر کوئی ان کی نسبت رائے قائم کرے تو وہ ان کو ہمدردانِ بنی نوعِ انسان کی صفِ اوّل میں جگہ دینے پر مجبور ہو گا کسی مذہبی اختلاف کی وجہ سے ان کے انسانی اوصاف پر مٹی ڈال دینا انصاف اور انسانیت کے قطعاً خلاف ہے مجھ پر ابتداء میں مولوی نورالدین مرحوم کی فلسفیانہ باتوں کا بڑا اثر ہے یہانتک کہ رفتہ رفتہ اسلام کے اعلیٰ اصولوں نے میرے دل میں گھر کر لیا ہے اور گو طالب علمی کے زمانہ میں اور وہ بھی صرف تین ماہ مرزا صاحب کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ لیکن میرے ایمان اور اعتقاد کی پختگی کے لئے یہ تین ماہ

(باقی صلہ پر دیکھیں)

تامل رسالہ "راہِ امن" کی پنجسالہ خدمتِ دین پر ایک نظر

مرتبہ مکرم محمد عمر صاحب مولوی فاضل مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم اور اُس کا احسانِ عظیم ہے کہ جماعتِ احمدیہ مدراس کے زیرِ اہتمام نکلنے والے تامل ماہ نامہ راہ امن (SAMADHANA VAZHI.) اب اپنے چھٹے سال میں کامیابی سے داخل ہو رہا ہے۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)۔

خاکسار کے یہاں بطور مبلغ متعین کئے جانے کے چند ماہ بعد یعنی مارچ ۷۱ء میں خاکسار کی زیر نگرانی اور مکرم محی الدین علی صاحب کی ادارت میں اِس رسالہ کا پہلا پرچہ شائع ہوا۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی بھر پور تائید اور احباب جماعت کے تعاون سے اُس وقت سے لیکر اب تک ہر مہینہ میں یہ رسالہ خدا کے فضل و کرم سے شائع ہوتا آرہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں تامل ناڈو میں وسیع پیمانے پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے اور جماعت احمدیہ کے متعلق پیدا کی گئی غلط فہمیوں کا ازالہ کا موقعہ میسر آیا۔

اب خدا کے فضل سے یہ رسالہ تامل ناڈو کے دیگر مسلم رسالوں کی نسبت ایک قابل وقار مقام حاصل کر چکا ہے۔ اور اس کے علمی مضامین اور مقالوں کی وجہ سے علمی طبقہ میں خاص طور پر بہت مقبول ہو چکا ہے۔

مضامین:۔ اِس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ ہر اشاعت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ملفوظات و تعلیمات اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور ارشادات شائع کرنے کا التزام کیا جاتا رہے۔ اُردو زبان میں آنے والے تمام خطبات اور مضامین کا تامل ترجمہ کرنے کی سعادت خاکسار کو ہی حاصل ہوتی رہی۔ الحمد للہ۔

اِس عرصہ اشاعت میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم حضرت ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان محترم حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہندوستان و بیرونی ممالک کے مبلغین کرام خاکسار کے اساتذہ کرام اور دیگر بزرگانِ سلسلہ اپنے قیمتی پیغامات اور مضامین کے ذریعہ ہماری ہمت افزائی فرماتے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اِس رسالہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب دیباچہ قرآن کا تامل ترجمہ قسط وار شائع ہوتا آرہا ہے۔ اِس عظیم کتاب کے ترجمہ کے فرائض ایک نو احمدی تامل پنڈت مکرم حسن ابو بکر صاحب M.A.B.O.L.T.B. سر انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح ان ہی کا ایک مسلسل مضمون بعنوان "بائبل میں رسول کریم صلعم کے متعلق پیشگوئیاں" شائع ہو رہا ہے۔

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک انقلابی کتاب نظام نو کے بعض ضروری حصص شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر مہینہ میں ایک ایک علمی مضمون بھی مثلاً دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت۔ مسئلہ جہاد۔ پیدائش انسانی۔ قرآن کی زبانی۔ آخری زمانہ کی علامات۔ صداقت مسیح موعودؑ۔ وفات عیسیٰ بن مریم۔ اجراءِ نبوت۔ حقیقت ختم نبوت وغیرہ عناوین پر کئی مضامین قسط وار شائع ہوتے رہے ہیں۔

خطوط:۔ تامل ناڈو کے طول و عرض سے ہمیں سینکڑوں خطوط بھی ملتے ہیں جن میں اِس رسالہ کے مضامین کی افادیت کے بارہ میں بہت زیادہ سراہا گیا ہے۔ اِن خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر مسلم رسالوں کی نسبت راہ امن میں حالات حاضرہ کے پیدا شدہ بہت سارے مسائل کا قرآن و احادیث کے ذریعہ بہترین رنگ میں حل پیش کیا جا رہا ہے، اس لئے علمی طبقہ میں ہر ماہ بڑی بے چینی سے اس رسالہ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ اور نوجوان طبقہ میں اِن مضامین کے بارے میں خوب چرچا ہو رہا ہے اور بعض حلقوں میں باقاعدہ موضوع بحث بنے ہوئے ہیں۔

بعض مخالف مرکزوں سے آمدہ خطوط میں بہت ہی گندی گالی گلوچ بھی مل رہی ہیں جو ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہیں۔ اس لئے کہ ہمارا ایمان ہے کہ جس نیک کام میں مخالفت ہوتی ہے اس میں خدا کی طرف سے برکت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

مخالفتیں:۔ مسلمانوں کے نوجوان حلقوں اور علمی طبقوں میں اِس رسالہ کی مقبولیت کی وجہ سے دیگر مسلمانوں کے رسالے ہماری مخالفت میں کمر کس کر باہر آگئے۔ ان میں تامل ناڈو کے مختلف اضلاع سے شائع ہونے والے ماہنامہ الرحمت۔ رسالہ جماعت العلماء۔ صوت القرآن اور الاسلام پیش پیش رہے ہیں۔

الرحمت:۔ سب سے پہلے PETTAI سے نکلنے والے الرحمت نے اپنی جنوری ۷۲ء کی اشاعت میں مسئلہ ختم نبوت کی آڑ لے کر خوب زہر اُگلوایا۔ اس کے جواب میں راہ امن نے تہذیب و شائستگی کے دائرے میں رہتے ہوئے فروری تا مئی ۷۲ء چار رسالوں میں ان کا تسلی بخش جواب دیا۔ اِس طرح یہ سلسلہ دونوں طرف سے ایک سال تک جاری رہا۔

رسالہ الرحمت نے اپنے ہر جوابی مضمون میں تامل ناڈو میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں سے سیخ پا ہوکر مسلمانوں کو تنبیہ کرتے ہوئے اُن کے جذبات سے کھیلنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن اِس علاقہ کے امن پسند اور سنجیدہ طبقوں میں ان کی چالبازیوں کا کوئی اثر پیدا نہیں ہوا۔

صوت القرآن. Quranin Kural:۔ ماہنامہ نے اپنی ماہ دسمبر ۷۲ء کی اشاعت میں ایک سوقیانہ مضمون شائع کیا۔ اس میں کسی قسم کے علمی موضوع پر بحث کرنے کی بجائے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے خلاف تحقیر آمیز اور نفرت انگیز انداز میں گالی گلوچ لکھ کر عوام الناس کو ہمارے خلاف اُبھارنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

لیکن ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس ارشاد کے مطابق کہ ؎

گالیاں سُن کے دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو
کِبر کی حالت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اس دل آزار مضمون کا بھی اسلامی اخلاق اور تہذیب و شائستگی کے دائرے میں رہتے ہوئے جواب دیا اور انہیں علمی میدان میں گفتگو کرنے کی محبت و پیار سے دعوت دی۔ لیکن کسی قسم کا جواب اب تک نہیں آیا۔

جماعۃ العلماء:۔ یہ رسالہ تامل ناڈو جماعت العلماء کی طرف سے ترونلویلی سے شائع ہوتا ہے۔ سب سے پہلے یہ رسالہ راہ امن کے خلاف ستمبر ۷۳ء میں "احمدی مسلمان نہیں" کے زیر عنوان میدان میں اُتر آیا تھا۔ اس کا ماہ نومبر ۷۳ء کے راہ امن نے کافی و شافی رنگ میں جواب دیا۔ اس کے بعد یہ رسالہ گاہے بگاہے احمدیت کے خلاف اپنا بخار اُتارتا رہا اور وقتاً فوقتاً اِس کا علاج بھی ماہ نامہ راہ امن کی طرف سے ہوتا رہا ہے۔

الاسلام:۔ مولانا عبد الغفور صاحب مفتی کی زیر ادارت مدورے (Madurai.) سے شائع ہونے والے الاسلام ماہنامہ نے اپنی دسمبر ۷۳ء کی اشاعت میں خاکسار کو مخاطب کرتے ہوئے ختم نبوت کے مسئلہ پر بالمشافہ یا رسالہ راہ امن اور الاسلام کے توسط سے مناظرہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ خاکسار نے اس کے جواب میں جنوری ۷۴ء کی اشاعت میں لکھا کہ مذکورہ عنوان پر بجائے زبانی گفتگو کے رسالوں کے ذریعہ تحریری مناظرہ کیا جائے تو عوام بھی مستفید ہو سکتے ہیں اس لئے میں تحریری مناظرہ کے لئے ہمیشہ تیار ہوں۔

اِس کے جواب میں اُنہوں نے اپنے رسالہ فروری ۷۴ء میں بعض شرائط پیش کیں۔ خاکسار نے ان شرائط پر کچھ تبدیلی کرکے مناظرہ پر آمادگی کا اظہار کیا۔

اِس کے بعد ماہ مئی ۷۴ء میں الاسلام رسالہ میں ختم نبوت کے مسئلہ پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ثابت کرتے ہوئے پہلا پرچہ شائع ہوا۔ ہماری طرف سے ماہ جون ۷۴ء میں جوابی پرچہ بھی شائع ہوا۔ اس کے بعد یہ مناظرہ مئی ۷۵ء تک یعنی قریباً دو سال تک جاری رہا۔ آخر میں مولوی مفتی عبد الغفور صاحب مدیر الاسلام نے اپنے پرچہ میں ایک چال یہ چلی کہ اُنہوں نے اپنے قارئین کو بتایا کہ چونکہ رابطہ عالم اسلامی نے احمدیوں کو کافر قرار دیا ہے اور پاکستان میں اُنہیں غیر مسلم اقلیت ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ مسئلہ نبوت خالصتہً اسلامی ہے اس لئے ہم ان کافروں سے گفتگو کرنا مناسب نہیں سمجھتے وغیرہ۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے اِس تحریری مناظرہ سے کلّیتہً فرار اختیار کیا۔ ہم نے اس کا بھی تفصیلی جواب لکھا۔ لیکن اُن کی طرف سے خاموشی ہی رہی۔ ہم نے یہ پیشکش بھی کی کہ اب تک ہم دونوں کی طرف سے مسئلہ ختم نبوت پر جتنے بھی مضامین شائع ہوئے ہیں ان سب کو مشترکہ اخراجات پر یکجائی طور پر شائع کیا جائے۔ لیکن اب تک جواب ندارد ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کا ریزولیشن اور اسلامی کمپیچ۔ احمدیوں پر کفر کا فتویٰ عائد کرتے ہوئے رابطہ عالم اسلامی کے ریزولیشن اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے پاکستان اسمبلی کے فیصلہ نے تامل ناڈو کے مسلم رسالوں کو اُچھلنے کودنے اور اپنی دلی بھڑاس نکالنے کا بہترین موقعہ فراہم کیا تھا۔ چنانچہ رسالہ جماعت العلماء نے اپنی جولائی ۷۴ء کی اشاعت میں اور الرحمت نے ستمبر ۷۴ء کے پرچہ میں اور الاسلام نے اپنے اکتوبر ۷۴ء کے رسالہ میں اِس موضوع پر دل کھول کر خوب زہر اُگلوایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ہر مضمون کا بہترین رنگ میں جواب دینے کی توفیق رسالہ راہ امن کو حاصل ہوئی۔

اِس موضوع پر شائع شدہ ہمارے مضامین میں سے کسی کا بھی جواب دینے کی توفیق اِن رسالوں میں سے کسی کو بھی نہیں ہوئی۔ البتہ اگست ۷۵ء کے رسالہ جماعۃ العلماء نے باسی کڑھی میں اُبال کے طور پر "قادیانی کون؟" کے عنوان پر شائع شدہ ایک مضمون

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ پر)

میلاپالئیم۔ اور۔ کروناگپلی میں کامیاب تبلیغی جلسے!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ میلاپالئیم و کروناگپلی اور مضافات کے تبلیغی دورے کے لئے خاکسار مدراس سے مورخہ ۴ر تبلیغ ۱۳۵۵ھ ش کو روانہ ہوا۔ جماعت ہائے میلاپالئیم۔ آدی ناڈو۔ کروناگپلی۔ تیولاکرہ۔ اور کلوکڑو میں آٹھ روز تک مسلسل تبلیغی جلسے منعقد ہوئے جو بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی کامیاب رہے ان جلسوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

میلاپالئیم:۔ تامل ناڈو میں ترونلویلی ضلع میں واقع اِس جماعت میں پچھلے چند سالوں سے ہر ماہ تبلیغی جلسے منعقد ہوتے رہتے ہیں اور ہر تین مہینہ میں ایک دفعہ وسیع پیمانے پر جلسہ ہوتا رہا۔ اس میں شمولیت کی توفیق خاکسار کو ملتی رہی ہے۔ الحمد للہ۔

مورخہ ۷ر اور ۸ر فروری میں میلاپالئیم کے دو الگ الگ مقاموں میں مکرم مولوی محمد علوی صاحب کی زیر صدارت تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔ پہلے روز خاکسار نے مجموعی طور پر جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قریباً ۱½ گھنٹہ اور دوسرے دن وفاتِ مسیح علیہ السلام اور ختم نبوت پر پونے دو گھنٹے تقریر کی۔ مکرم مولوی محمد علوی صاحب نے مختصر طور پر بعض مسائل پر روشنی ڈالی۔ نیز دونوں جلسوں کو مخاطب کرتے ہوئے مکرم سید سلطان احمد صاحب نے اپنے دورہ قادیان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مؤثر رنگ میں جلسہ سالانہ قادیان کی کیفیت بیان کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک بیّن اور دائمی ثبوت ہے۔

بیعت:۔ دونوں جلسوں میں مستورات بہ رعایت پردہ شریک ہوئیں۔ احمدی بہنیں اپنی غیر احمدی سہیلیوں کو بھی ساتھ لائی تھیں۔

دوسرے دن کے جلسہ کے اختتام پر ایک غیر احمدی بہن جو کافی عرصہ سے زیر تبلیغ تھیں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئیں۔ اُن کے خاوند کو ہنوز یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ قبول احمدیت کے راستہ میں اُن کے سامنے بعض دنیاوی رکاوٹیں حائل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس بہن کو استقامت عطا فرمائے اور ان کے خاوند کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۱۰ر تبلیغ کو خاکسار جماعت ہائے احمدیہ کوٹار اور ترپونڈرم ہوتے ہوئے کروناگپلی پہنچا۔ وہاں محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج صوبہ کیرلہ پہلے ہی پہنچے ہوئے تھے۔ جماعت احمدیہ کروناگپلی کی اکثریت بہت تعلیمیافتہ اور دنیاوی لحاظ سے بھی اونچے مقام پر پہنچی ہوئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس جماعت کو روحانی لحاظ سے بھی اونچا مقام عطا فرمائے آمین

جماعت احمدیہ کروناگپلی کے زیر اہتمام ضلع کے مختلف مقاموں میں مورخہ ۱۱ر تا ۱۸ر تبلیغ وسیع پیمانے پر تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔ اِن جلسوں کے بارے میں ہزاروں اشتہار شائع کرکے چاروں طرف پھیلائے گئے۔ نیز مقامی اخباروں میں بھی اِن جلسوں کے بارے میں اعلانات شائع ہوئے۔

آدی ناڈو:۔ مورخہ ۱۱ر تبلیغ بروز بدھوار بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ آدی ناڈو کے سامنے محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم ایم۔ پی۔ احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی صاحب نے قرآن و احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے عقائد بیان فرمائے۔

اس کے بعد خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے بارے میں سابقہ کتب کی پیشگوئیوں اور آپ کی آمد کے ذریعہ دنیا میں رونما عظیم انقلاب کے بارے میں روشنی ڈالی۔

آخر میں محترم مولوی صاحب نے وفاتِ مسیح۔ مسئلہ ناسخ و منسوخ۔ اجرائے وحی و الہام اور جہاد وغیرہ موضوع پر ایک گھنٹہ کی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ٹھیک دس بجے یہ جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

تیولاکرہ:۔ (Theralackara) مورخہ ۱۲ر تبلیغ کو اِس گاؤں میں زیر صدارت مکرم ایم۔ زین الدین صاحب ڈپٹی Retd. I. G. (Registrar) خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ مکرم مولوی عبد السلام صاحب کی تعارفی تقریر کے بعد خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تک مسائل احمدیت پر اور مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے حقیقت ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ ٹھیک دس بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

کروناگپلی:۔ مورخہ ۱۳ر تبلیغ کو بعد نماز مغرب و عشاء مشن ہاؤس کے سامنے مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی صاحب نے صلیبی عقیدے کو شرک سے تشبیہ دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسر صلیب پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

تربیتی اجلاس:۔ مورخہ ۱۳ر تبلیغ بروز جمعہ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے جماعت احمدیہ آدی ناڈو میں اور خاکسار نے کروناگپلی میں خطبہ جمعہ ادا کیا اور موقعہ و محل کے مطابق مختلف تربیتی امور پر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنیاد پر روشنی ڈالی۔

مورخہ ۱۴ر تبلیغ بروز ہفتہ مشن ہاؤس کے اندر مکرم مولوی صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اِس اجلاس کو خاکسار نے قریباً ۱½ گھنٹہ مخاطب کیا جس میں جماعت احمدیہ کے مختلف تواریخی واقعات کی روشنی میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی بنیاد پر مختلف تربیتی امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مکرم ممبر صاحب جلسہ نے بھی مختصر طور پر خطاب فرمایا۔

خدا کے فضل سے اکثر احمدی احباب مع مستورات کے اِس جلسہ میں شریک ہوئے۔

کلوکڑاڈو (Kallukadavu):۔ اِس مقام میں مورخہ ۱۵ر اور ۱۶ر تبلیغ کو بعد نماز مغرب و عشاء دو روزہ جلسہ منعقد ہوئے۔ دونوں جلسوں کی صدارت مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے فرمائی۔

مورخہ ۱۵ر تبلیغ کو پہلا اجلاس خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے عزیزم مکرم شہید احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی طالب علم نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اچھے پیرائے میں تقریر کی۔ موصوف مقامی کالج کے ایک ہونہار اور ذہین طالب علم ہیں۔ حال ہی میں صوبائی سطح پر کیرالہ یونیورسٹی کی طرف سے منعقدہ تقریری مقابلہ میں صوبہ بھر کے تمام کالجوں کے طلباء میں یہ اوّل آئے ہیں۔

اس تقریر کے بعد خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضمن میں مخالفین کی ناکامی و پسپائی اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیوں پر مختلف تواریخ و واقعات کی روشنی میں تفصیل بیان کی۔

اس کے بعد محترم صاحب صدر جلسہ نے اجرائے وحی و الہام اور ختم نبوت پر تقریر فرمائی۔

دوسرا جلسہ مورخہ ۱۶ر تبلیغ کو خاکسار کی تلاوت سے شروع ہوا۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل مجمع میں سے ایک صاحب نے چند سوالات کئے۔ سب سے پہلے مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے ان تحریری سوالات کا تسلی بخش جواب دیا۔ اِس کے بعد خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تک وفاتِ مسیح پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم مولوی صاحب نے ایک گھنٹہ تک نزولِ عیسیٰ اور بعثت امام مہدی پر تقریر فرمائی۔

مکرم ملی کنجو صاحب سیکرٹری تبلیغ کے شکریہ کے ساتھ یہ جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔

یہ بات یہاں خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ مذکورہ تمام جلسوں میں غیر احمدی احباب کی حاضری بہت تسلی بخش تھی۔ سٹیج اور جلسہ گاہوں کو ٹیوب لائٹوں اور خوبصورت جھنڈیوں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ سامعین کی نشست کے لئے کرسیوں کا معقول انتظام تھا۔ اسی طرح مستورات کے لئے بھی با رعایت پردہ بہترین انتظام کیا گیا تھا۔

اِس کامیاب تبلیغی پروگرام کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب اپنے ہیڈ کوارٹر کالیکٹ کیلئے اور خاکسار مدراس کیلئے روانہ ہوئے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن پروگراموں کو دور رس اور دائمی نتائج پیدا فرمائے اور بہتوں کو ہدایت نصیب کرے آمین۔

تامل رسالہ "راہ امن" بقیہ صفحہ

میں پھر رابطہ عالم کے ریزولیشن اور پاکستان کے فیصلہ کو دُہرایا تھا۔ لیکن ہم نے اس کا بھی جواب رسالہ راہ امن کی ماہ اکتوبر ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں دیا تھا۔

اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے راہ امن کو احمدیت کی نمائندگی کرتے ہوئے ہر اعتراض اور الزام تراشی کی مدافعت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

رسالہ راہ امن اپنے نام کے مطابق امن و امان اور محبت و پیار کا ہی پیغام دے رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امن پسند علمی طبقہ میں اس کو بہت ہی اچھی مقبولیت حاصل ہے۔ اور اب اس رسالہ کو نہایت کامیابی سے اور جرأت مندی کے ساتھ خدمتِ اسلام کا پنجسالہ عرصہ طے کرتے ہوئے اپنا قدم چھٹے سال میں رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔

اِس موقعہ پر مَیں اُن تمام مخلصین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس پانچ سال کے عرصہ میں رسالہ کی قلمی اور مالی تعاون فرماتے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاص طور پر مکرم خلیل احمد صاحب نائب ایڈیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے۔

آخر میں قارئین کرام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِس رسالہ کو لمبی عمر عطا فرمائے تاکہ خدمتِ اِسلام کے اِس میدان میں کامیابی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا رہے۔ آمین۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا نواں سالانہ اجتماع

دلچسپ تقریری مقابلہ

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا نواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲-۲-۷۶ منعقد ہونے کے بعد بخیر و خوبی ختم ہوا۔

محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے دونوں وقتوں میں ہماری درخواست پر اجتماع کی صدارت فرمائی اور اپنے قیمتی نصائح فرما کر بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی مقامی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بکثرت تشریف لائیں۔ اور دلچسپی سے بچیوں کے جلسہ کی کاروائی سنتی رہیں۔ اجلاس مورخہ ۲۲ فروری کو دو وقتوں میں کیا گیا۔ پہلا اجلاس صبح ۱۰ بجے تا ایک بجے دوپہر تک اور دوسرا اجلاس ۲½ بجے تا ۵ بجے شام تک رہا۔

پہلا اجلاس :- ٹھیک ۱۰ بجے صبح عزیزہ نزہت طیبہ کی تلاوت قرآن مجید سے پہلا اجلاس شروع ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے افتتاحی دعا کرائی اور عزیزہ طلعت شاہین نے عہد نامہ دوہرایا۔ عہد نامہ کے بعد عزیزہ صاحبزادی امۃ الرؤف نے نظم پڑھی۔

اس کے بعد حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا پیغام جو آپ نے اکتوبر ۱۹۷۵ء میں ناصرات کے اجتماع کے لئے بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خاکسارہ نے ناصرات الاحمدیہ کی رپورٹ سالانہ اکتوبر ۱۹۷۴ء تا ستمبر ۱۹۷۵ء پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ کے بعد معیار اوّل کی پانچ بچیوں نے اپنا جھنڈا پکڑ کر یہ ترانہ پڑھا۔

"ہم دنیا پہ دین کو مقدم کریں گی
اسی عہد پر اپنے قائم رہیں گی"

تقریری مقابلہ معیار اوّل عمر ۱۲-۱۵ سال :-
ترانہ کے بعد معیار اوّل کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں ۷ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ مندرجہ ذیل عنوانات مقرر تھے۔

۱- پیشگوئی مصلح موعودؓ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"

۲- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلعم سے عشق۔

ججز کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ میں
اوّل :- عزیزہ امۃ الرؤف۔
دوم :- ″ امۃ الکبیر
سوئم :- ″ طاہرہ صدیقہ - قرار پائیں۔

تقریری مقابلہ معیار دوئم عمر ۱۰-۱۲ سال :-
مقابلہ معیار دوئم سے پہلے اس معیار کی پانچ بچیوں نے اپنا جھنڈا پکڑ کر یہ ترانہ پڑھا۔

"ہم ناصرات ہیں --- ہم ناصرات ہیں"

اس معیار کے تقریری مقابلہ میں ۱۹ بچیوں نے حصہ لیا۔ اور ان کے لئے حسب ذیل عنوانات مقرر تھے۔

۱- احمدیت یعنی حقیقی اسلام
۲- نماز کی اہمیت
۳- ہمسایہ کے حقوق

ججز کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ میں
اوّل :- عزیزہ عارفہ سلطانہ
دوئم :- ″ مریم صدیقہ جمیمہ
″ ″ زکیہ بیگم
سوئم :- ″ راشدہ رحمٰن
″ ″ امۃ المنان - قرار پائیں

اور عزیزہ فریدہ عفت۔ مبارکہ طیبہ۔ بشریٰ ربانی۔ نصیرہ سلطانہ۔ امۃ الحفیظ منوّ اور بشریٰ صادقہ گجراتی سپیشل انعام کی حقدار قرار دی گئیں۔

اس تقریری مقابلہ کے بعد پہلے اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس :- بوقت ۲½ بجے تا ۵ بجے شام۔
دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز عزیزہ طیبہ مبارکہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم عزیزہ طاہرہ شوکت نے پڑھی۔ نظم کے بعد معیار سوئم کی پانچ بچیوں نے اپنا جھنڈا پکڑ کر یہ ترانہ پڑھا۔

"ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھادیں گے
اسلام کو دنیا میں محبوب بنادیں گے"

تقریری مقابلہ معیار سوئم (الف) عمر ۹-۱۰ سال :-
ترانہ کے بعد معیار سوئم الف کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں ۱۵ بچیوں نے حصہ لیا۔ اس معیار کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات مقرر تھے۔

۱- احمدی بچیوں کے فرائض۔
۲- صداقت۔
۳- خدمت خلق۔

ججز کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ میں
اوّل :- عزیزہ مبشرہ شوکت
دوئم :- ″ طیبہ مبارکہ
سوئم :- ″ راشدہ پروین - قرار پائیں۔

اور سپیشل انعام کی حقدار مندرجہ ذیل بچیاں قرار دی گئیں۔

عزیزہ طاہرہ شوکت - جمیلہ بیگم - امۃ الوحید - رضیہ بیگم اور مظفر محسنہ۔

تقریری مقابلہ معیار سوئم (ب) عمر ۷-۸ سال :-
معیار سوئم ب کے تقریری مقابلہ میں ۷ بچیوں نے حصہ لیا۔ ان کے عنوانات معیار سوئم الف والے ہی تھے۔ ان ننھی منی بچیوں نے بہت دلیری اور جرأت کے ساتھ تقاریر کیں۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق
اوّل :- عزیزہ روبینہ شاہین
دوم :- ″ امۃ الحکیم
سوم :- ″ فریدہ بیگم - رہیں -

عزیزہ آصفہ بیگم - عزیزہ امۃ العزیز بشریٰ - عزیزہ نعیمہ مبارکہ - عزیزہ مبارکہ بیگم - سپیشل انعام کی حقدار قرار پائیں۔

تقسیم انعامات :- ہر سہ گروپس کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے تقریری مقابلہ میں اوّل - دوئم - سوئم - آنے والی ممبرات کو نیز امتحان دینی کتب ۱۹۷۴ء میں اوّل، دوم، سوم آنے والی اور حفظ قرآن کریم میں صحیح تلفظ سے حفظ کرنے والی بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ ان بچیوں کے نام آٹھویں سالانہ اجتماع کی رپورٹ میں شائع ہو چکے ہیں۔

نوٹ :- اس اجتماع یعنی نویں سالانہ اجتماع کے تقریری مقابلہ و امتحان دینی کتب ۱۹۷۵ء کے انعامات انشاء اللہ دسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دئے جائیں گے۔

اختتامی خطاب :- تقسیم انعامات کے بعد حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے بچیوں سے اختتامی خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے اجتماع کے بخیر و خوبی ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور پھر دینی امتحانات حفظ قرآن کریم اور تقریری مقابلہ جات میں اوّل - دوئم - سوئم آنے والی بچیوں کو نگران ناصرات کو اور بچیوں کے والدین کو بچیوں کے انعام لینے پر مبارکباد دی۔ بچیوں کو اس لئے کہ انہوں نے سال بھر محنت کی اور اس وقت پروگرام میں حصہ لیا اور امتیازی پوزیشن حاصل کی۔ نگران ناصرات کو اس لئے کہ انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس قائم کردہ تنظیم کو ترقی دی اور ماؤں کو اس لئے کہ انہوں نے اپنی بچیوں کو ذمہ واری کے ساتھ باقاعدہ اجلاس میں بھجوایا۔

اس طرح حضرت سیدہ محترمہ نے بچیوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ اپنے اندر علم سیکھنے کا شوق پیدا کریں۔ اور اس کے لئے سب سے پہلا علم قرآن مجید کو سیکھنا اور اس کی تعلیم کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کیا تھے۔ تو آپ نے کیا ہی پیارا جواب دیا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن - کہ قرآن مجید میں جو کچھ بھی تعلیم ہے آپ اسی کے مطابق تھے اور وہی آپ کے اخلاق تھے۔ اس طرح تم ننھی بچیوں کو بھی عملاً ناصرات بننے کے لئے قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق چلنا چاہیئے۔ اور بچیوں کو اپنے اندر دُعا کی عادت پیدا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کی طرف خاص توجہ دلائی۔

۱- عادت ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشق صنم لب پہ مگر نام نہ ہو۔
۲- اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو۔
۳- خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو۔

آخر میں خاکسارہ نگران ناصرات نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کا خلوص دل سے شکریہ ادا کیا کہ آپ نے باوجود علالت کے ہمارے اجتماع کی دونوں وقتوں میں صدارت فرمائی۔ اس طرح باقی تمام حاضرات کا بھی شکریہ ادا کیا۔ عہد نامہ کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے دُعا کرائی اور دُعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

اس اجتماع پر محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ اور محترمہ سعید فاطمہ صاحبہ نے مختلف تقریری مقابلہ جات میں ججز کے فرائض سرانجام دئے جس کیلئے وہ شکریہ کی مستحق ہیں۔ اسکول کی عمارت کو خوبصورت جھنڈیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اشعار لکھے ہوئے جھنڈوں سے سجایا گیا تھا۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری بچیوں کے اندر وہ اوصاف پیدا کرے جس کی طرف محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے اُن کو توجہ دلائی ہے اور آئندہ دسواں سالانہ اجتماع اس سے بہتر رنگ میں کرنے والیاں ہوں۔ اور تینوں گروپس کی چاروں نگران کو بھی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قائم کردہ اس تنظیم میں قادیان کی بچیوں کی نہایت اعلیٰ تربیت کر سکیں۔ آمین ثم آمین۔

خاکسارہ - سہیلہ محبوب
سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مصلح موعود :-
مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں مگر عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالےٰ جملہ جماعتوں کو احسن رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ ایڈیٹر بدر

جماعت احمدیہ کیننانور - سلونہ - میلا پالئم - لجنہ اماء اللہ مدراس و حیدرآباد۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کی وفات

قادیان - مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کو ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ اُن کی اہلیہ صاحبہ مورخہ ۱۳/۳ کو صبح آٹھ بجے ربوہ میں بعمر ۶۵ سال وفات پاگئیں - اناللہ وانا الیہ راجعون - وفات سے دو روز قبل دل کے عارضہ کی تکلیف ہوئی بروقت طبی امداد ملی لیکن افاقہ نہ ہوا بار بار دل کے دورے پڑتے رہے آخر خدا تعالےٰ کی تقدیر غالب آئی اور مرحومہ نے اپنی جان جانِ آفریں کے حوالہ کر دی -

مرحومہ بڑی ہی نیک عبادت گزار - دعاگو صابرہ شاکرہ خوش اخلاق خاتون تھیں مرکز سلسلہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت حقہ احمدیہ سے غیر معمولی محبت رکھتیں - ملکی تقسیم سے قبل قادیان اور ہجرت کے بعد ربوہ کو اپنا مسکن بنایا محترم بھائی جی نے بطور درویش قادیان میں مستقل رہائش کا فیصلہ کیا تو مرحومہ ہی اپنے سب بچوں کی تعلیم و تربیت اور عمومی نگرانی کرتی رہیں اور خدا کے فضل سے اس اہم ذمہ داری سے نہایت ہی شاندار طور پر سرخرو ہو کر اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہوئیں - مرحومہ کی سب اولاد بچوں اور بچیوں نے دینی اور دنیوی تعلیم کے لحاظ سے اعلیٰ پوزیشن حاصل کی تین بیٹے پانچ بیٹیاں ۲۵ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں مرحومہ کی یادگار ہیں - بڑے بیٹے مکرم مولوی عبدالمجید صاحب مولوی فاضل ہیں اور حیدرآباد سندھ میں اپنا کاروبار کرتے ہیں جبکہ دوسرے بیٹے مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد واقف زندگی اس وقت نیروبی (افریقہ) میں تبلیغ اسلام کا فریضہ خوش اسلوبی سے بجا لا رہے ہیں - تیسرا بیٹا مکرم عبدالسلام صاحب اپنے ملک میں اعلیٰ ملازمت پر ہے - سب بیٹیاں اپنے اپنے گھروں میں آباد اور خوشحال ہیں - مرحومہ کے دامادوں میں سے محترم شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر اخبار الفضل ہیں جبکہ اُن کی اہلیہ عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں خاص خدمات سرانجام دیتی ہیں - دوسرے داماد مکرم مولوی عبدالسلام صاحب ظافر تحریک نصرت جہاں کے تحت افریقہ میں ایک سکول کے پرنسپل ہیں - مرحومہ کی ایک اور بیٹی عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ نے بی - اے کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کرکے گولڈ میڈل حاصل کیا تھا - جبکہ عزیزہ امۃ الباری نے بی - اے کے امتحان میں اُردو کا نیا ریکارڈ قائم کیا اور ایم اے کے امتحان میں یونیورسٹی میں دوسرا نمبر حاصل کیا - یہ سب مرحومہ کی اچھی تربیت کا ہی نتیجہ ہے -

مرحومہ کی وفات کی خبر سن کر پاکستان میں موجود تمام رشتہ دار جنازہ میں شرکت کے لئے ربوہ پہنچے - اسی طرح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مرحومہ کے مکان پر پہنچ کر لواحقین سے تعزیت فرمائی - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی تشریف لے گئے - آپ نے بھی مرحومہ کے سب بچوں سے تعزیت کرتے ہوئے انہیں صبر کا بہترین نمونہ دکھانے کی تلقین فرمائی اور واضح کیا کہ مرحومہ اپنے بچوں کے لئے مثالی ماں اور خاوند کے لئے مثالی بیوی تھیں جنہوں نے اپنی اولاد کی نہایت عمدہ تربیت کی اور اپنے شوہر کو قادیان میں رہ کر نامساعد حالات میں دینی خدمات سرانجام دینے کے لئے ہر قسم کے گھریلو تفکرات سے مستغنی کئے رکھا -

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کے سبب مرحومہ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا - گذشتہ دنوں میں مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب درویش کو ہاتھ پر پھنسی نکل آئی اور پھر شوگر کی تکلیف زیادہ ہوئی تو اس وقت لواحقین کو اس سے فکر دامنگیر ہوئی - لیکن جب یہاں سے افاقہ کی اطلاع ملی تو مرحومہ نے سب رشتہ داروں کو تسلی کے خطوط لکھوائے بلکہ اپنی وفات سے صرف ایک ہفتہ قبل اپنے دستخطوں کا ایک خط محترم بھائی جی کو ڈالا - جس میں بیماری سے شفایاب ہونے پر خدا کا شکر ادا کیا یہ خط مرحومہ کی وفات کی اطلاع کے بعد بذریعہ ڈاک یہاں موصول ہوا - وفات سے ایک روز قبل خود ہی غسل کیا کپڑے تبدیل کئے خوشبو لگائی اور اپنا برقعہ تہہ کرکے بکس میں رکھا - وفات سے تھوڑی دیر قبل پورے ہوش کے ساتھ پانی طلب کیا دائیں ہاتھ میں برتن پکڑا اور بلند آواز سے بسم اللہ کہہ کر پانی پیا باوجودیکہ دل کا شدید دورہ رہا اپنی تمام تر تکلیف کو بڑے صبر و سکون سے برداشت کیا شکایت کا ایک حرف بھی زبان پر نہ لائیں اور خوشی خوشی اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہوگئیں - انا للہ وانا الیہ راجعون -

ادارہ بدر اپنے درویش بھائی سے اور مرحومہ کے تمام لواحقین سے بالخصوص مرحومہ کے غریب الوطن مجاہد فی سبیل اللہ بیٹے سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور سب پسماندگان کا حامی و ناصر ہو - اور مرحومہ کی سب اولاد کو ان کا بہترین جانشین بننے کی توفیق دے آمین ÷

پونچھ کا تاریخی سفر (بقیہ ص ۶)

بہت مفید ثابت ہوسکے -

(تاریخ اقوام پونچھ ص ۶۷۸ تا ۶۸۲)

قارئین حضرات آج بھی خان بہادر شیخ محمد عبداللہ صاحب کے خاندان کے افراد علی گڑھ میں مسلمان ہونے کی حیثیت میں موجود ہیں - جن کے والد شیخ محمد عبداللہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اسلام کو قبول کیا تھا - اور ان کے اقارب اب بھی علاقہ پونچھ میں موجود ہیں جو علی گڑھ میں جناب شیخ صاحب سے استفادہ بھی کرتے رہتے ہیں - مثلاً سردار موہن سنگھ صاحب ایڈووکیٹ پریزیڈنٹ سنگھ سبھا علاقہ پونچھ - اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے لوگوں کو قبول حق کی توفیق دے آمین -

اخبارِ قادیان

○ — مورخہ ۱۸/۳ کو مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ساہی لندن سے زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۱/۳ کو واپس تشریف لے گئے -

○ — مورخہ ۸/۳ کو مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کی اہلیہ صاحبہ اپنی بڑی بیٹی کی شادی کے سلسلہ میں واہگہ بارڈر سے پاکستان روانہ ہوگئیں مورخہ ۷/۳ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے گھر میں اجتماعی دعا کرائی - اور مورخہ ۸/۳ کو ڈاکٹر صاحب اپنی بچی کو مع اس کی والدہ صاحبہ بارڈر تک چھوڑ آئے - اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین -

○ — مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کو بتاریخ ۹ / مارچ دل کا سخت دورہ پڑا اور حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی - فوری علاج معالجہ شروع کر دیا گیا اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا اور اب ڈاکٹری مشورہ کے مطابق حالت خطرہ سے باہر ہے - احباب کرام اپنے اس مخلص درویش بھائی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں -

○ — مکرم ذوالفقار احمد صاحب دکاندار کا امرتسر گورو تیغ بہادر ہسپتال میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں -

درخواست ہائے دُعا

۱ - خاکسار انگلینڈ میں ہی تھا - جب رمضان المبارک کے بعد خاکسار کو DIABETES کی تکلیف شروع ہوئی - مناسب علاج کیا گیا اللہ تعالےٰ نے جلد فضل فرمایا - اب واپسی کے بعد دوبارہ یہ تکلیف شروع ہوگئی ہے - جس کی وجہ سے پاؤں میں بھی درد رہتا ہے - چونکہ سلسلہ کی تبلیغی و تربیتی اغراض کے لئے خاکسار کو سفر کرنے پڑتے ہیں - اس لئے احباب کرام دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی سے خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماتا رہے - خاکسار - شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی

۲ - خاکسار کے بڑے بھائی مکرم بی - ایم خلیل احمد صاحب آف بنگلور گذشتہ دنوں سخت بیمار ہوگئے تھے ہسپتال میں داخل کیا گیا - اب کافی حد تک صحتیاب ہوکر گھر آچکے ہیں کامل صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں - نیز خاکسار کی اہلیہ صاحبہ امسال بی - ایڈ کا امتحان دے رہی ہیں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے - خاکسار - بی - ایم داؤد احمد قادیان

۳ - عزیزہ نعیمہ اختر سلمہا بنت مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب فاضل بنگہ امسال بی - اے پارٹ I کا امتحان دے رہی ہیں - نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے پانچ روپے اعانت بدر کے لئے ادا کئے ہیں - خاکسار - عبدالمومن فضلی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

۴ - خاکسار کے دو چھوٹے بھائی عزیز شفیق احمد و عزیز وسیم احمد بالترتیب P.D.C. II و میٹرک کے امتحانات میں شرکت کر رہے ہیں ہر دو کی نمایاں کامیابی و دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے - خاکسار - رفیق احمد مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۵ - خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ کی صحت کافی عرصہ سے کمزور چلی آرہی ہے اُن کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے - نیز محمد شعبان صاحب ڈاہ ناصر آباد نے امسال بی - اے فائنل کا امتحان دیا ہے - نتیجہ نکلنے والا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اعلیٰ نمبروں میں کامیاب کرے - خاکسار - محمد یوسف انور متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۶ - خاکسار کے والد صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے - نیز میرے بڑے بھائی کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے - خاکسار - عبدالسلام انور متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان -

۷ - خاکسار امسال B.Sc. 3 فائنل کا امتحان دے رہا ہے تمام احباب جماعت اور درویشان بقیہ

بقیہ قادیان سے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے -

خاکسار - ایم - محمد عمر شاہ آباد (کرناٹک) -

ضروری اعلان بسلسلہ انتخابات عہدیدان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

برائے یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ ر اپریل ۱۹۸۰ء

سہ سالہ انتخابات برائے یکم مئی ۷۴ء تا ۳۰ ر اپریل ۷۷ء کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ :-

"مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش بمطابق ۱۹۷۰ء کے فیصلہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۰ ر اپریل ۷۴ء کے بعد جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے امراء وصدر صاحبان اور دیگر عہدیداران کے جو سہ سالہ انتخابات ہوں گے ان میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے گا :-

(۱) موجودہ امراء وصدر صاحبان کے نام دوبارہ پیش نہیں ہو سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو۔ اور اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصدی احباب کے لئے قرآن کریم کے پڑھانے کا انتظام کر دیا ہو۔

(۲) دیگر عہدیداران جماعت کے لئے بھی ضروری ہوگا کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔ بصورت دیگر ان کا نام کسی عہدہ کے لئے پیش نہیں ہو سکے گا۔

نوٹ :- (الف) نئے سہ سالانہ انتخابات ہونے میں ابھی اڑھائی ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ لہذا احباب کرام قرآن کریم کے سیکھنے کی طرف فوری توجہ دیں۔

(ب)۔ جو دوست قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں وہ پوری کوشش سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ کیونکہ یکم مئی ۷۷ء (۱۳۵۶ ہش سے ۱۳۵۹ ہش) سے اپریل ۸۰ء کے عرصہ کے لئے جو انتخابات ہوں گے ان میں عہدیداران کے لئے قرآن کریم باترجمہ جاننا ضروری ہوگا۔"

نظارت ہذا کے مندرجہ بالا اعلان اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں آئندہ سہ سالہ انتخابات برائے یکم مئی ۷۷ء تا ۳۰ ر اپریل ۸۰ء میں جو عہدیداران منتخب ہوں گے اُن کے لئے قرآن کریم باترجمہ جاننا ضروری ہوگا۔ اس لئے نظارت ہذا ابھی سے احباب کرام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ قرآن کریم باترجمہ سیکھنے کی کوشش کریں۔ اور اس سلسلہ میں مبلغین کرام وانسپکٹران مال اپنے اپنے حلقہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا فرمودہ ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ابھی سے عہدیداران جماعت کو توجہ دلائیں کہ آئندہ سہ سالہ انتخابات میں انہیں عہدیداران کا نام پیش ہو سکے گا جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مذکورہ بالا (یعنی قرآن کریم باترجمہ جانتے ہوں گے) کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

نظارت ہذا انشاء اللہ العزیز مذکورہ بالا ارشاد کی کاپیاں انتخابات سے دو تین ماہ قبل سائیکلوسٹائل کروا کر امراء وصدر صاحبان جماعت کو انفرادی طور پر بھجوانے کا بروقت انتظام کر دے گی۔ اور انتخابات کے طریق کار کے لئے مطبوعہ قواعد انتخابات کی کاپیاں بھی ارسال کر دے گی۔ تاکہ جماعتیں نئے انتخابات اس کی روشنی میں عمل میں لا سکیں۔

نظارت ہذا اُمید کرتی ہے کہ امراء صاحبان وصدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ آئندہ سہ سالہ انتخابات کے لئے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں انتخابات میں حصہ لینے کے لئے تیاری شروع کرنے کی طرف ابھی سے توجہ فرمائیں گے۔ اور احباب جماعت کو قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا ابھی سے انتظام فرما کر عہدیداران جماعت کو انتخابات میں حصہ لینے کا اہل بنانے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین ٭

ناظر اعلیٰ قادیان

حافظ الاسد کو قرآن کریم کا تحفہ ــــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

ویسے ہی آپ کے لئے بھی باعث برکت ورحمت ہے۔ آپ اسے ایسی زبان میں پڑھ سکتے ہیں، جسے آپ بخوبی سمجھتے ہیں۔ اس لئے اسے پڑھئے اور ان کے مندرجات سے فائدہ اُٹھائیے !! ایسا کرنے سے تحائف کے تبادلہ کے ساتھ ساتھ ایک اسلامی مُلک کے سربراہ ہونے کے ناطے اُس فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی سے بھی عُہدہ برآ ہو جاتے جو ہر مسلمان پر واجب ہوتا ہے۔

خُدا کا شکر ہے کہ احمدیہ جماعت کے دِل میں خدا تعالیٰ نے خدمت و اشاعت قرآن کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا ہے کہ سب جگہ کے احمدی ہر ایسے موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کی پُوری پُوری کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ جہاں تک خصوص طور پر ہندوستانی زعماء کی خدمت میں ایسے رُوحانی تحائف پیش کرنے کا تعلق ہے، منجملہ بہت سے دیگر مواقع کے سنہ ۱۹۷۰ء میں ہماری قابلِ صد احترام وزیر اعظم صاحبہ جب اپنے سرکاری دورہ پر ماریشس تشریف لے گئیں تو وہاں کی جماعت نے اپنے یہاں کے انچارج احمدیہ مسلم مشنری کی قیادت میں قرآن کریم (انگریزی ترجمہ مع عربی متن) کا قیمتی روحانی تحفہ وزیر اعظم ہندوستان کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ اور اس بابرکت موقعہ کی تصاویر اب بھی بطور یادگار سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہیں۔ کاش! دوسرے مُسلمان بھی اپنی اس دینی ذمہ داری کو سمجھیں اور خدمت و اشاعت قرآن میں عملاً حصہ لیں !! ٭

درخواستِ دُعا

ہمارے چچا محترم چوہدری محمد حسین صاحب کنیڈا کی دختر عزیزہ مریم صدیقہ سلمہا کا نکاح و رخصتانہ مورخہ ۱۴ کو عزیز ناصر احمد صاحب چیمہ سے ہُوا۔ اس خوشی میں محترم چوہدری محمد حسین صاحب نے مبلغ پچیس ۲۵ روپے اعانت بدر اور مبلغ پچیس ۲۵ روپے درویش فنڈ میں چندہ بھجوایا ہے۔ جملہ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے خوشیوں کا سبب، بابرکت اور ثمرات حسنہ کا باعث بنائے۔ آمین ٭

خاکسار: عبدالقدیر۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

اُردو ادب کا احمدیہ دبستان حصہ اوّل

جو مجموعہ مضامین مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں تالیف فرمایا ہے۔ قیمت سات روپے (۲) تبلیغی اور تعلیمی و تربیتی اغراض کے پیش نظر عمدہ کاغذ پر جاذب نظر اور دیدہ زیب ڈیزائن میں حضور کے الہامات اور دُعائیہ قطعات باجازت مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ شائع کرائے گئے ہیں۔ قیمت فی کاپی ۷۵ پیسے۔ (۳) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے فوٹوز کے علاوہ مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، منارۃ المسیح اور بہشتی مقبرہ کے فوٹوز بھی طبع کئے گئے ہیں۔ فی فوٹو قیمت ایک روپیہ۔ (۴) نیز سلسلہ کی ہر قسم کی کتب بھی ہم سے طلب فرماویں (ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا) ٭

قریشی عبد القادر اعوان۔ اعوان بک ڈپو قادیان (انڈیا)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دِلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC. 38/1582 MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE NO. 2351.
P.B. NO. 128.
CABLE:- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے ــــ !!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360.

احمدیہ مُسلم کانفرنس پُونچھ

مورخہ ۲۵، ۲۶ اپریل ۷۶ء بروز اتوار سوموار

پُونچھ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ صُوبہ جموّں کی تیسری عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے — احباب کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔ نیز جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت خاکسار کو مطلع کر دیں۔

موسم کے پیشِ نظر دوست اپنے ہمراہ بستر لائیں۔

خاکسار

حمید الدین شمس مبلّغ جماعت احمدیہ پُونچھ وارڈ نمبر ۳-۱ احمدیہ بلڈنگ

ڈاکٹر صاحبان توجّہ فرماویں!

بھارت میں مقیم ایم بی بی ایس (M.B.B.S.) پاس ڈاکٹر صاحبان جن کو سرجری کا بھی تجربہ ہے اور جو سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور پروگرام کے مطابق مغربی افریقہ میں کم از کم تین سال تک خدمت بجا لانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکتے ہوں جلد از جلد اپنے نام۔ پتہ۔ عمر۔ کوالیفیکیشن اور تجربہ وغیرہ کے کوائف سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ افریقہ میں قیام کے دوران تنخواہ۔ الاؤنس اور دیگر مراعات کے متعلق نظارت ہذا سے بذریعہ خط و کتابت معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اپنی درخواست مقامی امیر یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ ارسال فرما دیں۔ ایک لحاظ سے یہ خدمت سلسلہ بھی ہے اور مالی لحاظ سے فائدہ مند بھی — امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعت میں مقیم مندرجہ بالا قابلیت کے ڈاکٹر صاحبان کو خاص طور پر اس اعلان کی طرف متوجّہ کر کے ممنون فرما دیں۔

ناظر امُور عامّہ قادیان

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے
فوری توجّہ کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ جس میں اب صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ ہندوستان کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز کو وصول نہیں ہوا ان کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت اور عہدیداران مال کو اب ان بقیہ چند ایام میں فوری توجّہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ مرکز میں قابلِ ترسیل ہے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بلا توقف ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تاکہ مالی سال ختم ہونے سے قبل چندہ کی رقوم مرکز میں وصول ہو کر جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکے۔ اُمید ہے کہ احباب جماعت اور عہدہ دارانِ مال و صدر صاحبان مالی سال کے ان آخری ایام میں وصولی چندہ جات کے کام کو تیز کر کے تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مجموعہ
"خطباتِ وقفِ جدید"

اِس مجموعہ میں سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ خطبات شائع ہوئے ہیں جو تحریکِ "وقفِ جدید" کی عظمت و افادیت کے متعلق ہیں۔ جہاں تک ان خطبات کی اہمیت اور اثر انگیزی کا تعلق ہے وہ ہر مخلص احمدی پر عیاں ہے۔

یہ کتاب بطور ہدیہ ہر ایک جماعت کو بھیجی جا رہی ہے۔ جن جماعتوں میں یہ کتاب نہ پہنچے ان کے صدر صاحبان براہِ راست دفتر ہذا سے منگوا کر تمام دوستوں کو اس تحریک کے ولولہ انگیز ارشادات سے مستفید ہونے کی طرف توجہ دلائیں۔ اور تحریک وقفِ جدید کو ترقی دینے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

احمدی بچّوں اور بچّیوں کیلئے مرکز قادیان سے

ایک ماہوار رسالہ "المُبشّر" کا اجراء

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے یہ خبر مسرت کا باعث ہوگی کہ مکرم و محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے خاکسار نے ایک ماہنامہ "المبشّر" نام سے مرکزِ احمدیت قادیان سے شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے جو ۲۰×۳۰/۸ سائز کا ہوگا۔ جماعت کے احباب، خواتین، خدام، اطفال، ناصرات کی تعلیم، تربیت و اصلاح، علمی ذوق، خدمتِ دین کا شوق، مرکزِ احمدیت سے پختہ تعلق، خلافتِ حقہ احمدیہ سے گہری وابستگی اِس ماہنامہ کے اجراء کے اغراض و مقاصد ہوں گے۔ اور علمی و معلوماتی لحاظ سے بھی یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس رسالہ کی تدوین و ترتیب کی نگرانی اُستاذی المکرم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان و ایڈیٹر ہفت روزہ بدر فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حسبِ ذیل موضوعات پر رسالہ کے صفحات و کالموں میں روشنی ڈالی جایا کرے گی:-

★ قرآن مجید و احادیث کے انمول موتی ★ بزرگانِ اسلام اور عمائدینِ سلسلہ احمدیہ کے زرّیں اقوال و ارشادات۔ ★ قبولِ اسلام و احمدیت کرنے والوں کے حالات و انٹرویو۔ ★ اہم مذہبی شخصیتوں کا تعارف ★ مذہبی و علمی مضامین ★ دنیائے احمدیت کی خبریں ★ معلوماتی خبریں ★ مختصر ملکی خبریں ★ کھیلوں کی خبریں اور مضامین ★ بزرگانِ سلسلہ کا منظوم کلام اور جماعت کے شعراء کی تازہ نظمیں ★ زمانہ حاضرہ کے سائنسی علوم اور سائنسدانوں کے حالاتِ زندگی۔ ★ قوموں ملکوں قبیلوں کا تعارف ★ سبق آموز کہانیاں ★ قلمی دوستی ★ قارئین کے بھیجے ہوئے سوالات اور اُن کے جوابات ★ دُنیا میں رُونما ہونے والے حیران کُن واقعات ★ مستورات و ناصرات کے بھیجے ہوئے کشیدہ کاری کے ڈیزائن اور امورِ خانہ داری ★ مفید طبّی مشورے و نسخہ جات اور ماہر ڈاکٹروں و اطباء کے مضامین۔ ★ لطائف، پہیلیاں اور شگفتے وغیرہ۔

اِن تمام خوبیوں کے باوجود ماہنامہ المبشّر کا سالانہ چندہ صرف بارہ (-/۱۲) روپے ہوگا۔ اُمید ہے احباب اس ماہنامہ کا پُرخلوص خیر مقدم فرمائیں گے۔ اور اس کے خریدار بن کر جلد اپنے مکمّل پتہ جات سے مطلع فرمائیں گے۔ یہ رسالہ ضابطہ کی کارروائی کی تکمیل کے بعد جلد آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

خط و کتابت خاکسار کے پتہ پر کی جائے:-

خاکسار: منیر احمد خادم ایڈیٹر و منیجر ماہنامہ "المبشّر" قادیان

قادیان - ۱۴۳۵۱۶ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ٹیلیفون نمبر اور تار کا پتہ (رجسٹرڈ)

بھارت کے مختلف علاقوں میں مقیم احمدی بھائیوں میں باہمی میل ملاقات کو فروغ دینے اور خط و کتابت میں سہولت کی خاطر نظارت ہذا ایسے بھائیوں کی فہرست اخبار بدر میں شائع کرنا چاہتی ہے جنہوں نے اپنے گھروں یا کاروباری ادارہ جات میں ٹیلیفون لگوائے ہوئے ہیں اور تار کا مختصر پتہ رجسٹر کرایا ہوا ہے۔ تاکہ ترقی کے اس دور میں ہمارے دوست اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ لہٰذا جملہ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے ٹیلیفون کا نمبر اور تار کا رجسٹرڈ پتہ ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں — قادیان میں جماعت کے دو ٹیلیفون ہیں (۱)۔ نمبر 35 بنام ناظر امور عامہ۔ (۲)۔ نمبر 36 بنام صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ فون نمبر 35 پر چوبیس گھنٹے آدمی رہتا ہے۔ اور کسی وقت بھی فون کیا جا سکتا ہے۔ فون نمبر 36 محترم صاحبزادہ صاحب کے گھر میں ہے۔ دفتری اوقات کے بعد اس فون سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ناظر امُور عامّہ قادیان

درخواستِ دُعا:- خاکسار اپنے لڑکے سیّد جاوید احمد انور کی مستقل ملازمت اور سیّد پرویز افضل کی تعلیم مکمّل ہونے کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار: سیّد حمید الدین احمد
جمشید پور۔